یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہؑ

پاکستان

كَنزُ المَطَالِب

فِي

مَنَاقِبِ عَلِیِّ ابنِ اَبِی طَالِب رضی اللہ عنہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

''حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین ؓ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔''

''حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں ندا دی گئی کہ نماز کھڑی ہو گئی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے تو دوست رکھ جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر ؓ نے حضرت علی ؓ سے ملاقات کی اور اُن سے کہا: ''اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن و مومنہ کے مولا بن گئے۔''

منہاج القرآن پبلیکیشنز

جناب سید نذر عباس
کیلئے
از
سید حسن سجاد

كَنْزُ الْمَطَالِبِ

فِي

مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تدوین :

محمد علی قادری، فیض اللہ بغدادی (منہاجینز)

مِنهاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	المحتويات	الصفحة
۱	بَابٌ فِيْ كَوْنِه ؓ أَوَّل مَنْ أَسْلم و صَلَّى ٭ قبول اسلام میں اول اور نماز پڑھنے میں اول٭	۹
۲	بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِ زِوَاجِه ؓ بِسَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّة ٭ سیدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء سے شادی کا اعزاز پانے والے٭	۱۷
۳	بابٌ فِي كَوْنِهِ ؓ مِنْ أَهْلِ الْبَيْت ٭ علی المرتضیٰ ؓ اہلِ بیت میں سے ہیں٭	۲۱
۴	بابٌ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ٭ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے٭	۲۷
۵	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ ٭ حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان: میرے بعد علی ہر مومن کا ولی ہے٭	۶۲
۶	بَابٌ فِي قَوْلِ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ و سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ: عَلِيٌّ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ ٭ فرمانِ صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما: علی ؓ میرے اور تمام مومنین کے مولا ہیں٭	۶۸
۷	بَابٌ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ مِنِّيْ وَ أَنَا مِنْهُ ٭ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں٭	۷۳

الرقم	المحتويات	الصفحة
۸	بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِهِ ؓ بِأَنَّهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى علی المرتضیٰ ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے ایسے ہیں جیسے حضرت ہارون ؑ حضرت موسیٰ ؑ کے لئے	۷۸
۹	بَابٌ فِي قُرْبِهِ وَ مَكَانَتِهِ ؓ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ علی المرتضیٰ کا حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ	۸۴
۱۰	بَابٌ فِي كَوْنِهِ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ ﷺ لوگوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب	۹۵
۱۱	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا ؓ فَقَدْ أَبْغَضَنِي حبِ علی ؓ حبِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور بغضِ علی ؓ بغضِ مصطفیٰ ﷺ ہے	۱۰۱
۱۲	بَابٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِ عَلَامَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ بُغْضِهِ ؓ عَلَامَةَ الْمُنَافِقِيْنَ حبِ علی ؓ علامتِ ایمان ہے اور بغضِ علی ؓ علامتِ نفاق ہے	۱۰۹
۱۳	بَابٌ فِي تَلْقِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِأَبِي تُرَابٍ وَ سَيِّدِ الْعَرَبِ ابوتراب اور سید العرب کے مصطفوی القاب	۱۱۳

الرقم	المحتويات	الصفحة
۱۴	بَابٌ فِي كَوْنِهِ ؓ فَاتِحاً لِخَيْبَرَ وَ صَاحِبَ لِوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ آپ کا فاتحِ خیبر اور علمبردارِ مصطفیٰ ﷺ ہونا	۱۱۹
۱۵	بَابٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ ؓ مسجدِ نبوی ﷺ میں بابِ علی ؓ کے سوا باقی سب دروازوں کا بند کروا دیا جانا	۱۳۵
۱۶	بَابٌ فِي مَكَانَتِهِ ؓ الْعِلْمِيَّةِ آپ ؓ کا علمی مقام و مرتبہ	۱۳۹
۱۷	بَابٌ فِي كَوْنِهِ ؓ أَقْضَى الصَّحَابَةِ صحابہ کرام ؓ میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے	۱۴۲
۱۸	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: اَلنَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ فرمانِ نبوی ﷺ: علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے	۱۴۵
۱۹	بَابٌ فِي تَشَرُّفِهِ بِتَغْسِيْلِ النَّبِيِّ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے غسل کے لئے آپ ؓ کا انتخاب	۱۴۹
۲۰	بَابٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِإِسْتِشْهَادِهِ حضور نبی اکرم ﷺ کا آپ ؓ کو شہادت کی خبر دینا	۱۵۱
۲۱	بَابٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ ؓ آپ ؓ کی جامع صفات کا بیان	۱۵۷
✿	ماخذ و مراجع	۱۶۳

(۱) بَابٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَ صَلَّى

﴿قبولِ اسلام میں اوّل اور نماز پڑھنے میں اوّل﴾

۱۔ **عَنْ أَبِي حَمْزَةَ** رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''ایک انصاری شخص ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

۲۔ **فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيٌّ رضي الله عنه رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على، ٥/٦٤٢، الحديث رقم: ٣٧٣٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٠٦، الحديث رقم: ١٢١٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢۔

الحديث رقم ۲: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٣٦٧، و الحاكم في المستدرك، ٣/٤٤٧، الحديث رقم: ٤٦٦٣، و ابن أبي شيبة في ←

’’حضور نبی اکرم ﷺ پر سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ؓ ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

۳۔ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،** قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی ؓ نے نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔‘‘

۴۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ قَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَّاءِ خَدِيْجَةُ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

المصنف، ٦/٣٧١، الحديث رقم: ٣٢١٠٦، و الطبراني في المعجم اكبير، ٢٢/٤٥٢، الحديث رقم: ١١٠٢۔

الحديث رقم٣: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبي طالب، ٥/٦٤٠، الحديث رقم: ٣٧٢٨، و الحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ٣/١٢١، الحديث رقم: ٤٥٨٧، و المناوي في فيض القدير، ٤/٣٥٥۔

الحديث رقم٤: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على، ٥/٦٤٢، الحديث رقم: ٣٧٣٤۔

سب سے پہلے حضرت علی ؓ نے نماز پڑھی۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سب سے پہلے ابوبکر صدیق ؓ اسلام لائے اور بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت علی ؓ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر ؓ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ؓ ہیں کیونکہ وہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔‘‘

۵۔ **عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ مِنْهَا عَنْهُ** قَالَ: وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن میمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی ؓ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔‘‘

۶۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، بَعْدَ خَدِيْجَةَ، عَلِيٌّ، وَ قَالَ مَرَّةً: أَسْلَمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے

الحديث رقم٥: أخرجه احمد بن حنبل فى المسند، ١/٣٣٠، الحديث رقم: ٣٠٦٢، و ابن ابي عاصم في السنة، ٢/٦٠٣، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٩، وابن سعد في الطبقات الكبرىٰ، ٣/٢١۔

الحديث رقم٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/٣٧٣، الحديث رقم: ٣٥٤٢، و الطيالسي في المسند، ١/٣٦٠، الحديث رقم: ٢٧٥٣۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد جس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی وہ حضرت علی ؓ ہیں اور ایک دفعہ آپ ؓ نے فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی ؓ ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

۷۔ **عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِيَاسِ بْنِ عَفِيْفٍ الْكِنْدِيِّ** عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ امْرَءً ا تَاجِرًا، فَقَدِمْتُ الْحَجَّ فَأَتَيْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِأَبْتَاعَ مِنْهُ بَعْضَ التِّجَارَةِ وَ كَانَ امْرَءً ا تَاجِرًا، فَوَاللهِ إِنِّي لَعِنْدَهُ بِمِنًى، إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ خِبَاءٍ قَرِيْبٍ مِنْهُ فَنَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ، فَلَمَّا رَآهَا مَالَتْ، يَعْنِي قَامَ يُصَلِّي قَالَ: ثُمَّ خَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ ذَلِكَ الْخِبَاءِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَقَامَتْ خَلْفَهُ تُصَلِّي، ثُمَّ خَرَجَ غُلَامٌ حِيْنَ رَاهَقَ الْحُلُمَ مِنْ ذَلِكَ الْخِبَاءِ، فَقَامَ مَعَهُ يُصَلِّي. قَالَ: فَقُلْتُ لِلْعَبَّاسِ: مَنْ هَذَا يَا عَبَّاسُ؟ قَالَ: هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنُ أَخِيْ قَالَ: فَقُلْتُ: مَنِ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: هَذِهِ امْرَأَتُهُ خَدِيْجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا الْفَتَى؟ قَالَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّهِ قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا هَذَا الَّذِيْ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يُصَلِّيْ وَ هُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَ لَمْ يَتْبَعْهُ عَلَى أَمْرِهِ إِلَّا امْرَأَتُهُ وَ ابْنُ عَمِّهِ هَذَا الْفَتَى وَ هُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَيُفْتَحُ عَلَيْهِ كُنُوْزُ كِسْرَى وَ قَيْصَرَ قَالَ: فَكَانَ عَفِيْفٌ وَ هُوَ ابْنُ عَمِّ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ يَقُوْلُ: وَ أَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ لَوْ كَانَ اللهُ رَزَقَنِي

الحديث رقم۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۲۰۹ و الحديث رقم: ۱۷۸۷، و ابن عبد البر في الإستيعاب، ۳/۱۰۹٦، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ۸/۳۸۸، الحديث رقم: ٦٤٧٩

الْإِسْلَامَ يَوْمَئِذٍ، فَأَكُوْنَ ثَالِثًا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ. رواه أحمد.

''حضرت اسماعیل بن ایاس بن عفیف کندی ؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک تاجر تھا، میں حج کی غرض سے مکہ آیا تو حضرت عباس بن عبد المطلب ؓ سے ملنے گیا تاکہ آپ سے کچھ مال تجارت خرید لوں اور آپ ؓ بھی ایک تاجر تھے۔ بخدا میں آپ ؓ کے پاس منیٰ میں تھا کہ اچانک ایک آدمی اپنے قریبی خیمہ سے نکلا اس نے سورج کی طرف دیکھا، پس جب اس نے سورج کو ڈھلتے ہوئے دیکھا تو کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے لگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اسی خیمہ سے جس سے وہ آدمی نکلا تھا ایک عورت نکلی اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوگئی پھر اسی خیمہ میں سے ایک لڑکا جو قریب البلوغ تھا نکلا اور اس شخص کے ساتھ کھڑا ہوکر نماز پڑھنے لگا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس ؓ سے کہا اے عباس! یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے۔ میں نے پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ان کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہے۔ میں نے پوچھا: یہ نوجوان کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ ان کے چچا کا بیٹا علی بن ابی طالب ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے پوچھا کہ یہ کیا کام کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا یہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ نبی ہیں حالانکہ ان کی اتباع سوائے ان کی بیوی اور چچا زاد اس نوجوان کے کوئی نہیں کرتا اور وہ یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ عنقریب قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: عفیف جو کہ اشعث بن قیس کے بیٹے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ اس کے بعد اسلام لائے، پس اس کا اسلام لانا اچھا ہے مگر کاش اللہ تبارک و تعالیٰ اس دن مجھے اسلام کی دولت عطا فرما دیتا تو میں حضرت علی ؓ کے ساتھ تیسرا اسلام قبول کرنے والا شخص ہو جاتا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

٨۔ **عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ** قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حبہ عرنی ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی ؓ کو فرماتے ہوئے سنا: میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

٩۔ **عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ** قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِکَ عَلَى الْمِنْبَرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِکَ ضَحِکًا أَکْثَرَ مِنْهُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ذَکَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُوْطَالِبٍ وَ أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ نَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخْلَةَ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا بْنَ أَخِي؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُوْلَانِ بَأْسٌ وَ لٰکِنْ وَاللهِ! لَا تَعْلُوْنِي سِنِّي أَبَدًا! وَضَحِکَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ! لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَکَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَکَ قَبْلِي، غَيْرَ نَبِيِّکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حبہ عرنی ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو منبر پر

الحديث رقم٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٤١، الحديث رقم: ١١٩١، وابن ابي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٨، الحديث رقم: ٣٢٠٨٥، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ١/١٤٩، الحديث رقم: ١٧٩.

الحديث رقم٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٩، الحديث رقم: ٧٧٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢، و الطيالسي في المسند، ١/٣٦، الحديث رقم: ١٨٨.

ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی آپ ؓ کو اس سے زیادہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ ؓ کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ ؓ نے فرمایا: مجھے اپنے والد ابو طالب کا قول یاد آ گیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اور ہم وادئ نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علی ؓ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی ﷺ کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا: تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

١٠۔ **عَنْ سَلْمَانَ**، قَالَ: أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وُرُوْدًا عَلَى نَبِيِّهَا ﷺ أَوَّلُهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؓ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے: وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوضِ کوثر پر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول علی بن ابی طالب ؓ ہیں۔ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، امام طبرانی اور امام ہیثمی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم١٠: أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف ،٧/٢٦٧،الحديث رقم:٣٥٩٥٤،و الطبراني في المعجم الكبير،٦/٢٦٥، الحديث رقم: ٦١٧٤،والهيثمي في مجمع الزوائد،٩/١٠٢،والشيباني في الآحاد والمثاني،١/١٤٩،الحديث رقم:١٧٩

١١۔ **عَنْ مُجَاهِدٍ** أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ، وَ هُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَ هُوَ ابْنُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ، حِيْنَ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ كَانَ ابْنَ تِسْعِ سِنِيْنَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ وَ يُقَالُ: دُوْنَ تِسْعِ سِنِيْنَ وَ لَمْ يَعْبُدِ الْأَوْثَانَ قَطُّ لِصِغَرِهِ.
رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی اور وہ اس وقت دس سال کے تھے اور حضرت محمد بن عبد الرحمن بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا جب آپ رضی اللہ عنہ کی عمر نو سال تھی اور حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر نو سال تھی اور حسن بن زید بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نو سال سے بھی کم عمر میں اسلام لائے لیکن آپ نے اپنے بچپن میں بھی کبھی بتوں کی پوجا نہیں کی تھی۔ اسے ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١١: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/ ٢١

(٢) بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِ زِوَاجِهِ رضی اللہ عنہ بِسَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رضی اللہ عنہا

﴿سیدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے شادی کا اعزاز پانے والے﴾

١٢۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** رضی اللہ عنہما، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

١٣۔ **عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ** قَالَتْ: زَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى فَاطِمَةَ حَتَّى يَجِيْئَهُ. وَكَانَ الْيَهُوْدُ يُؤَخِّرُوْنَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِهِ. فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى وَقَفَ بِالْبَابِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ، فَقَالَ: أَثَمَّ أَخِيْ؟ فَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللهِ! مَنْ أَخُوْكَ؟ قَالَ: عَلِيٌّ

الحديث رقم ١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ١٥٦، رقم: ١٠٣٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٠٤، والمناوي في فيض القدير، ٢/ ٢١٥، و الحسيني في البيان و التعريف، ١/ ١٧٤۔
الحديث رقم ١٣: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/ ٢٤۔

بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَتْ: وَكَيْفَ يَكُوْنُ أَخَاکَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَکَ؟ قَالَ: هُوَ ذَاکَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ، فَدَعَا بِمَاءٍ إِنَاءٍ فَغَسَلَ فِيْهِ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَضَحَ عَلَى صَدْرِهِ مِنْ ذَلِکَ الْمَاءِ وَبَيْنَ کَتِفَيْهِ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَجَاءَ تْ بِغَيْرِ خِمَارٍ تَعْثُرُ فِي ثَوْبِهَا ثُمَّ نَضَحَ عَلَيْهَا مِنْ ذَلِکَ الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَا أَلَوْتُ أَنْ زَوَّجْتُکِ خَيْرَ أَهْلِي وَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ: وُلِيْتُ جِهَازَهَا فَكَانَ فِيْمَا جَهَّزْتُهَا بِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ، وَبَطْحَاءُ مَفْرُوْشٌ فِي بَيْتِهَا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

’’حضرت سعید بن مسیّب ؓ حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے کی اور آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ فاطمہ کے پاس جائیں یہاں تک کہ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئے (یہ حکم اس لیے فرمایا گیا کہ یہودیوں کی مخالفت ہو کیونکہ یہودیوں کی یہ عادت تھی کہ وہ شوہر کی اپنی بیوی سے پہلی ملاقات کرانے میں تاخیر کرتے تھے)۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہوگئے اور سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی پس آپ ﷺ کو اجازت دی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہاں میرا بھائی ہے؟ تو ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کا بھائی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا بھائی علی بن ابی طالب ہے پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ آپ کے بھائی کیسے ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ آپ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح ان کے ساتھ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام ایمن! وہ اسی طرح ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اس میں اپنے ہاتھ مبارک دھوئے اور

حضرت علی ؓ کے سامنے بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اس پانی میں سے کچھ آپ ؓ کے سینہ پر اور کچھ آپ ؓ کے کندھوں کے درمیان چھڑکا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پس آپ اپنے کپڑوں میں لپٹی ہوئی آئیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ پانی آپ رضی اللہ عنہا پر بھی چھڑکا پھر فرمایا: خدا کی قسم! اے فاطمہ! میں نے تمہاری شادی اپنے خاندان میں سے بہترین شخص کے ساتھ کردی ہے اور تمہارے حق میں کوئی تقصیر نہیں کی۔ حضرت ام ایمن فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز کی ذمہ داری سونپی گئی پس جو چیزیں آپ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں تیار کی گئیں ان میں ایک چمڑے کا تکیہ تھا جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا اور ایک بچھونا تھا جو آپ رضی اللہ عنہا کے گھر بچھایا گیا۔ اسے ابن سعد نے ’’الطبقات الکبریٰ‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

۱۴۔ عَنْ أَنَسٍ ؓ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ ﷺ لِعَلِيٍّ: هَذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ ﷻ زَوَّجَکَ فَاطِمَةَ، وَأَشْهَدَ عَلَى تَزْوِيْجِکَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، وَأَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوْبَى أَنِ انْثُرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، فَهُمْ يَتَهَادُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ فِي الرِّيَاضِ النَّضِرَةِ۔

’’حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف

الحديث رقم ۱۴: أخرجه محب الدين أحمد الطبرى فى الرياض النضره فى مناقب العشره، ۳/۱۴۶ و فى ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى: ۷۲

فرماتے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے۔ اور تمہارے نکاح پر (ملاء اعلیٰ میں) چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو، پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیتے رہیں گے۔ اس کو امام محبّ الدین احمد الطبری نے روایت کیا ہے۔''

١٥۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **أَتَانِي مَلَکٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ تَعَالٰی يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَامَ، وَ يَقُوْلُ لَکَ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ ابْنَتَکَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْمَلَأِ الْأَعْلٰی، فَزَوِّجْهَا مِنْهُ فِي الْأَرْضِ.** رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ فِي ذَخَائِرِ الْعُقْبٰی۔

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آ کر کہا ہے اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: میں نے آپ کی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔ اس کو امام محبّ الدین احمد الطبری نے روایت کیا۔''

الحديث رقم ١٥: أخرجه محب الدين أحمد الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ٧٣

(٣) بَابٌ فِي كَوْنِهِ رضی اللہ عنہ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اہلِ بیت میں سے ہیں﴾

١٦۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ **قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَ أَبْنَآءَ كُمْ﴾** آل عمران: ٢١، **دَعَا رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ **عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ ''آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ٤/١٨٧١، الحديث رقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورة آل عمران، ٥/٢٢٥، الحديث رقم: ٢٩٩٩، وفی كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٢١)، ٥/٦٣٨، الحديث رقم: ٣٧٢٤، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/١٨٥، الحديث رقم: ١٦٠٨، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧/ ٦٣، الحديث رقم: (١٣١٦٩۔ ١٣١٧٠)، والنسائی في السنن الكبری، ٥/١٠٧، الحديث رقم: ٨٣٩٩، و الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٣، الحديث رقم: ٤٧١٩.

١٧۔ **عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ،** قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ۔ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضی الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضی الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي، ٤/١٨٨٣، الحديث رقم: ٢٤٢٤، و إبن أبي شيبه في المصنف، ٦/٣٧٠، الحديث رقم: ٣٦١٠٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، ٢/٦٧٢، الحديث رقم: ١١٤٩، و إبن راهويه في المسند، ٣/٦٧٨، الحديث رقم: ١٢٧١، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٥٩، الحديث رقم: ٤٧٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٩.

١٨۔ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: اَلصَّلَاةَ! يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ تک حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ...... اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٩۔ **عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ** رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

الحديث رقم١٨: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب التفسير، باب ومن سورة الأحزاب، ٥/٣٥٢، الحديث رقم: ٣٢٠٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٥٩، ٢٨٥، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٧٢، الحديث رقم: ٤٧٤٨، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، ٢/٧٦١، الحديث رقم: ١٣٤٠، ١٣٤١، و إبن أبي شيبه في المصنف، ٦/٣٨٨، الحديث رقم: ٣٢٢٧٢، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ٥/٣٦٠، الحديث رقم: ٢٩٥٣، و عبد بن حميد في المسند: ٣٦٧، الحديث رقم: ١٢٢٢٣.

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب التفسير، باب و من سورة الأحزاب، ٥/٣٥١، الحديث رقم: ٣٢٠٥، و في كتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي، ٥/٦٦٣، الحديث رقم: ٣٧٨٧، و

الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا ﷺ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٌّ ﷺ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ! هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''پروردہَ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ ...... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے ...... نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کر دے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰی: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ

...... أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٩٢، و الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/ ٤٥١، الحديث رقم: ٣٥٥٨، و فيه أيضاً، ٣/ ١٥٨، الحديث رقم: ٤٧٠٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ٥٤، الحديث رقم: ٢٦٦٨، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابة، ٢/ ٥٨٧، الحديث رقم: ٩٩٤.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ٣/ ٣٨٠، الحديث رقم: ٣٤٥٦، و الطبراني في المعجم الصغير، ١/ ٢٣١، الحديث رقم: ٣٧٥، و إبن حيان في طبقات المحدثين باصبهان، ٣/ ٣٨٤، و خطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٠/ ٢٧٨.

لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِيْ خَمْسَةٍ: فِيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے فرمانِ خداوندی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے'' کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ تن کے حق میں نازل ہوئی؛ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کے حق میں، اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الأوسط'' میں روایت کیا ہے۔

۲۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما. قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! مَنْ قَرَابَتُکَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں'' تو صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٢١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ٤٧، الحديث رقم: ٢٦٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٦٨.

٢٢۔ **عَنْ أَبِي بَرْزَةَ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لاَ يَنْعَقِدُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعُمْرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَ عَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوسَطِ.

''حضرت ابو برزۃ ؓ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہان میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے، اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا؟ اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا؟ اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کی (یعنی اہل بیت کی) محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس حضرت علی ؓ کے شانے پر مارا (کہ یہ محبت کی علامت ہے) اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الأوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٤٨، الحديث رقم:٢١٩١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٤٦.

(٤) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾

٢٣ **عَنْ شُعْبَةَ**، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ ...... أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ شُعْبَةُ) ...... عَنِ النَّبِيِّ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. (قَالَ:) وَ قَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا

الحديث رقم٢٣: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب باب مناقب علي بن أبى طالب ؓ، ٥/٦٣٣، الحديث رقم:٣٧١٣، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٥/١٩٥، ٢٠٤، الحديث رقم:٥٠٧١، ٥٠٩٦.

وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/١٣٤، الحديث رقم: ٤٦٥٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢/٧٨، الحديث رقم:١٢٥٩٣، ابن ابى عاصم فى السنه، ٢:٦٠٢، الحديث رقم:١٣٥٩، وحسام الدين الهندى فى كنزالعمال، ١١/٦٠٨، رقم:٣٢٩٤٦، وابن عساكرفى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/٧٧، ١٤٤، و خطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ١٢/٣٤٣، و ابن كثير فى البدايه و النهايه، ٥/ ٤٥١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/١٠٨.

الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنِ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

''حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ ...... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما ...... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

...... وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ أَيضاً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.
أخرجه ابن ابی عاصم فی السنه:۲:۶۰۲، الحدیث رقم:۱۳۵۵، وابن ابی شیبه فی المصنف، ۶/۳۶۶، الحدیث رقم: ۳۲۰۷۲
وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَيُّوْبِ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.
أخرجه ابن ابی عاصم فی السنه:۲:۶۰۲، الحدیث رقم: ۱۳۵۴، والطبرانی فی المعجم الکبیر،۴/ ۱۷۳، الحدیث رقم: ۴۰۵۲، والطبرانی فی المعجم الاوسط، ۱/۲۲۹، الحدیث رقم: ۳۴۸.
وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.
أخرجه عبدالرزاق فی المصنف، ۱۱/۲۲۵، الحدیث رقم:۲۰۳۸۸، و الطبرانی فی المعجم الصغیر،۱: ۷۱، وابن عسكرفی تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵ / ۱۴۳، وابن ابی عاصم فی السنه:۱:۶۰۱، الحدیث رقم: ۱۳۵۳، وابن عسکر فی تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵/ ۱۴۶، وابن کثیرفی البدایه و النهلیه، ۵/ ۴۵۷، وحسام الدین هندی فی کنز العمال،۱۱/ ۶۰۲، رقم:۳۲۹۰۴.
وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.
أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر،۱۹/۲۵۲، الحدیث رقم:۶۴۶، و ابن عسکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۷۷، والهیثمی فی مجمع الزوائد،۹/ ۱۰۶.

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابوعبداللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۲۴. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ فِي رِوَايَةٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ ﷺ کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔'' اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔''

۲۵. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ

الحديث رقم۲۴: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمه، باب فی فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ۱/ ۴۵، الحدیث رقم: ۱۲۱، و النسائي في الخصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ص،: ۳۲، ۳۳، الحديث رقم: ۹۱.
الحدیث رقم ۲۵: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمه، باب فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ۱/ ۸۸، الحدیث رقم: ۱۱۶.

عَلِيٍّ ؓ، فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللَّهُمَّ! عَادِ مَنْ عَادَاهُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت براء بن عازب ؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ ﷺ نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔'' اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦۔ **عَنْ بُرَيْدَةَ**، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ! أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٣٤٧، الحديث رقم: ٢٢٩٩٥، والنسائی فی السنن الكبرى، ٥/ ١٣٠، الحديث رقم: ٨٤٦٥، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ١١٠، الحديث رقم: ٤٥٧٨، وابن ابی شیبه فی المصنف، ١٢/ ٨٤، الحديث رقم: ١٢١٨١۔

وَ قَالَ الْحَاكِمُ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی ؓ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی ؓ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بریدہ! کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں، امام نسائی نے ''السنن الکبریٰ'' میں اور امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔''

٢٧۔ **عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ**، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ؓ وَ أَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِي خُمٍّ. فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيْرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَ ظُلِّلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةِ سَمُرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

الحديث رقم ٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٣٧٢، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٥/ ١٣١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٥/ ١٩٥، الحديث رقم: ٥٠٦٨، بسنده.

''حضرت میمون ابو عبد اللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک وادی ...... جسے وادئ خم کہا جاتا تھا ...... میں اُترے۔ پس آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا درآنحالیکہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں اور بیہقی نے ''السنن الکبریٰ'' میں اور طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

٢٨. عَنْ عَلِيٍّ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

(خود) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد

الحديث رقم ٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٢، و الطبراني في المعجم الاوسط، ٧/٤٤٨، الحديث رقم: ٦٨٧٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٧، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، ٢/٧٠٥، الحديث رقم: ١٢٠٦، و ابن ابي عاصم في كتاب السنه: ٦٠٤، الحديث رقم: ١٣٦٩، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، و ابن كثير في البدايه و النهايه، ٤/١٧١، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ١٣/٧٧، ١٦٨، الحديث رقم: ٣٦٥١١،٣٢٩٥٠.

بن حنبل نے، اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔''

٢٩. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ؓ، يَقُوْلُ: وَقَفَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ سَائِلٌ وَ هُوَ رَاكِعٌ فِي تَطَوُّعٍ فَنَزَعَ خَاتَمَهُ فَأَعْطَاهُ السَّائِلَ، فَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَعْلَمَهُ ذَلِكَ، فَنَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ الَّذِيْنَ آمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ﴾ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت عمار بن یاسر ؓ سے روایت ہے کہ ایک سائل حضرت علی ؓ کے پاس آکر کھڑا ہوا۔ آپ ؓ نماز میں حالتِ رکوع میں تھے۔ اُس نے آپ ؓ کی انگوٹھی کھینچی۔ آپ ؓ نے انگوٹھی سائل کو عطا فرما دی۔ حضرت علی ؓ رسولِ اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو اُس کی خبر دی۔ اس موقع پر آپ ﷺ پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: ﴿بے شک تمہارا (مددگار) دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

الحديث رقم ٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١:١١٩ وفيه أيضاً، ٤/٣٧٢، و الحاكم في المستدرك، ٣/١١٩، ٣٧١، الحديث رقم: ٤٥٧٦، ٥٥٩٤، والطبراني في المعجم الاوسط، ٧/١٢٩، ١٣٠، الحديث رقم: ٦٢٢٨، و الطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٧٤، الحديث رقم: ٤٠٥٣، و في، ٥/١٩٥، ٢٠٣، ٢٠٤، الحديث رقم: ٥٠٦٨، ٥٠٦٩، ٥٠٩٢، ٥٠٩٧، و الطبراني في المعجم الصغير، ١/٦٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧، و الهيثمي في موارد الظمآن: ٥٤٤، الحديث رقم: ٢٢٠٥، وخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٧/٣٧٧.

اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں﴾ آپ ﷺ نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، امام حاکم اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔''

٣٠۔ **عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ**، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَنَّ خَتَناً لِي حَدَّثَنِي عَنْكَ بِحَدِيْثٍ فِي شَأْنِ عَلِيٍّ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَعْشَرُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فِيْكُمْ مَا فِيْكُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنِّي بَأْسٌ، فَقَالَ: نَعَمْ، كُنَّا بِالْجُحْفَةِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَيْنَا ظُهْراً وَ هُوَ آخِذٌ بِعَضَدِ عَلِيٍّ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ قَالَ: اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أُخْبِرُكَ كَمَا سَمِعْتُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عطیہ عوفی ﷺ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا: میرا ایک داماد ہے جو غدیرِ خم کے دن حضرت علی ﷺ کی شان میں آپ کی روایت سے حدیث بیان کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس حدیث کو آپ سے (براہِ راست) سنوں۔ زید بن ارقم نے کہا: تم اہلِ عراق ہو تمہاری عادتیں تمہیں مبارک ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ میری طرف سے انہیں کوئی اذیت نہیں پہنچے

الحديث رقم ٣٠: أخرجه احمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٦٨، و الطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ١٩٥، الحديث رقم: ٥٠٧٠.

گی۔ (اس پر) انہوں نے کہا: ہم جحفہ کے مقام پر تھے کہ ظہر کے وقت حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی ﷺ کا بازو تھامے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔'' عطیہ نے کہا: میں نے مزید پوچھا: کیا آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو بھی دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ؟'' زید بن ارقم نے کہا: میں نے جو کچھ سنا تھا وہ تمہیں بیان کر دیا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔''

٣١۔ **عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ**، قَالَ: جَمَعَ عَلِيٌّ ﷺ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَنْشُدُ اللهَ كُلَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ لَمَّا قَامَ، فَقَامَ ثَلَاثُوْنَ مِنَ النَّاسِ، وَ قَالَ أَبُوْنُعَيْمٍ: فَقَامَ نَاسٌ كَثِيْرٌ فَشَهِدُوْا حِيْنَ أَخَذَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: أَتَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ فَخَرَجْتُ وَ كَأَنَّ

الحديث رقم ٣١: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٧٦، الحديث رقم: ٦٩٣١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٧٠، و أحمد بن حنبل، فضائل الصحابه، ٢: ٦٨٢، رقم: ١١٦٧، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٠٩، الحديث رقم: ٤٥٧٦، و البزار في المسند، ٢/ ١٣٣، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٤، و ابن ابي عاصم في كتاب السنه: ٦٠٣، الحديث رقم: ١٣٦٦، و البيهقي في السنن الكبرى، ٥/ ١٣٤، و محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشره، ٣/ ١٢٧، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٥٦، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ٥/ ٤٦٠، ٤٦١.

فِي نَفْسِي شَيْئًا فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا ﷺ يَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا، قَالَ فَمَا تُنْكِرُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''ابوطفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی ﷺ نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ (رحبہ) میں جمع کیا، پھر اُن سے فرمایا: میں ہر مسلمان کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرخم کے دن (میرے متعلق) کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیس (۳۰) افراد کھڑے ہوئے جبکہ ابونعیم نے کہا کہ کثیر افراد کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ (ہمیں وہ وقت یاد ہے) جب حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا: ''کیا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟'' سب نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' راوی کہتے ہیں کہ جب میں وہاں سے نکلا تو میرے دل میں کچھ شک تھا۔ اسی دوران میں زید بن ارقم ﷺ سے ملا اور اُنہیں کہا کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (اس پر) زید بن ارقم ﷺ نے کہا: تو کیسے انکار کرتا ہے جبکہ میں نے خود حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی ﷺ کے متعلق ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس حدیث کو ابن حبان، احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے۔''

۳۲۔ عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ ﷺ بِالرَّحْبَةِ

الحديث رقم ۳۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۴۱۹، و الطبرانی في المعجم الكبير، ۴: ۱۷۳، ۱۷۴، الحديث رقم: ۴۰۵۲، ←

فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا! قَالَ: كَيْفَ أَكُوْنُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوْا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ، قَالَ رِيَاحٌ: فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْهِمْ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت ریاح بن حارث سے روایت ہے کہ ایک وفد نے حضرت علی ﷺ سے ملاقات کی اور کہا: اے ہمارے مولا! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت علی ﷺ نے پوچھا: میں کیسے آپ کا مولا ہوں حالانکہ آپ تو قومِ عرب ہیں (کسی کو جلدی قائد نہیں مانتے)۔ اُنہوں نے کہا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے: ''جس کا میں مولا ہوں بے شک اس کا یہ (علی) مولا ہے۔'' حضرت ریاح نے کہا: جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے جا کر پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انصار کا ایک وفد ہے، ان میں حضرت ابوایوب انصاری ﷺ بھی ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔''

۳۳۔ عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: بَيْنَا عَلِيٌّ ﷺ جَالِسٌ فِي الرَّحْبَةِ إِذْ

۴۰۵۳، و ابن ابی شيبه في المصنف، ۱۲/ ۶۰، الحديث رقم: ۱۲۱۲۲، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، ۲/ ۵۷۲، الحديث رقم: ۹۶۷، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۰۳، ۱۰۴، و محب طبری في الرياض النضره فی مناقب العشره، ۲/ ۱۶۹، و محب الدين الطبری في الرياض النضره فی مناقب العشره، ۳/ ۱۲۶، و ابن كثير في الهدايه و النهايه، ۴/ ۱۷۲، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ۵/ ۴۶۲۔

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۴/ ۱۷۳، الحديث ←

جَاءَ رَجُلٌ وَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ فَقَالَ :اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَبُوْأَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ:أَبُوْأَيُّوْبَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِيْ الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وابْنُ أَبِي شَيْبَةَ .

''حضرت ریاح بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحن میں تشریف فرما تھے ایک آدمی آیا، اس پر سفر کے اثرات نمایاں تھے، اس نے کہا: السلام علیک اے میرے مولا! پوچھا گیا یہ کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو ایوب انصاری ہیں۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

۳٤۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ اسْتَشْهَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ ، فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ! مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ: فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلاً،

......رقم: ٤٠٥٢، ٤٠٥٣، و ابن ابي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الحديث رقم: ٣٢٠٧٣، والنيسابوری فی شرف المصطفی، ٥: ٤٩٥

الحديث رقم ٣٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٧٠، و الطبرانی في المعجم الكبير، ٥/١٧١، الحديث رقم: ٤٩٨٥، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/١٠٦، و محب الدين أحمد الطبری في ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ١٢٥، ١٢٦ وأيضاً في الرياض النضره فی مناقب العشره، ٣/١٢٧، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ٥/٤٦١.

فَشَهِدُوْا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گواہی طلب کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' پس اس (موقع) پر سولہ (۱٦) آدمیوں نے کھڑے ہوکر گواہی دی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔''

۳۵۔ عَنْ زَاذَانَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ وَ هُوَ يَقُوْلُ مَا قَالَ، فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت زاذان بن عمر سے روایت ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجلس میں لوگوں سے حلفاً یہ پوچھتے ہوئے سنا: کس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس پر تیرہ (۱۳) آدمی

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٤، و الطبرانی في المعجم الاوسط، ٣/٦٩، الحديث رقم: ٢١٣١، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، ٢/٥٨٥، الحديث رقم: ٩٩١، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/١٠٧، و ابن ابی عاصم في كتاب السنه: ٦٠٤، الحديث رقم: ١٣٧١، و البيهقی في السنن الكبریٰ، ٥/١٣١، و أبو نعيم في حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، ٥/٢٦، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ٥/٤٦٢، و حسام الدين الهندی في كنز العمال، ١٣/١٥٨، الحديث رقم: ٣٦٤٨٧.

کھڑے ہوئے اور انہوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔''

٣٦۔ **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا ؓ فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ: أَنْشُدُ اللهَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقَامَ إِثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَحَدِهِمْ، فَقَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَزْوَاجِي أُمَّهَاتُهُمْ؟ فَقُلْنَا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ.** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلَى.

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو وسیع میدان میں دیکھا، اُس وقت آپ لوگوں سے حلفاً پوچھ رہے تھے کہ جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن ...... جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے ...... فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو کر گواہی دے۔ عبدالرحمٰن نے کہا:

الحديث رقم ٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٩، و أبويعلىٰ في المسند، ١/٢٥٧، الحديث رقم: ٥٦٣، و الطحاوى في مشكل الآثار، ٢/٣٠٨، و المقدسي في الاحاديث المختاره، ٢/٨٠، ٨١، الحديث رقم: ٤٥٨، و خطيب بغدادى في تاريخ بغداد، ١٤/٢٣٦، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٥٦، ١٥٧، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٦١، و محب الدين الطبرى في الرياض النضره فى مناقب العشره، ٣/١٢٨۔

اس پر بارہ (١٢) بدری صحابۂ کرام ؓ کھڑے ہوئے، گویا میں اُن میں سے ایک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ ان (بدری صحابۂ کرام ؓ) نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں، اور میری بیویاں اُن کی مائیں نہیں ہیں؟' سب نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔''

٣٧۔ **عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ** رضي الله عنهما **قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ۔ قَالَ: فَقَامَ مِنْ قِبَلِ سَعِيْدٍ سِتَّةٌ وَ مِنْ قِبَلِ زَيْدٍ سِتَّةٌ، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ ؓ يَوْمَ غَدِيْرَ خُمٍّ: أَلَيْسَ اللهُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلَى قَالَ: اللّٰهُمَّ! مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ!**

الحديث رقم ٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٦٩، ١٣٤، الحديث رقم: ٢١٣٠، ٢٢٧٥، و الطبراني في المعجم الصغير، ١/٦٥، و ابن ابى شيبه في المصنف، ١٢/٦٧، الحديث رقم: ١٢١٤٠، و النسائى في خصائص امير المؤمنين على بن ابى طالب: ٩٠، ١٠٠، الحديث رقم ٨٤، ٩٥، و المقدسى في الاحاديث المختاره، ٢/١٠٥، ١٠٦، الحديث رقم: ٤٨٠، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/١٠٧، ١٠٨، و ابونعيم في حلية الأولياء و طبقات الاصفياء، ٥/٢٦، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٦٠، و حسام الدين الهندى في كنز العمال، ١٣/١٥٧، الحديث رقم: ٣٦٤٨٥۔

وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَ الصَّغِيْرِ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت سعید بن وہب اور زید بن یثیع رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷛ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں: چھ (آدمی) سعید کی طرف سے اور چھ (۶) زید کی طرف سے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن حضرت علی ﷛ کے حق میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا اللہ مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہے؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں، طبرانی نے المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر میں اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں روایت کیا ہے۔''

۳۸۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ ﷛ النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَشَهِدُوْا أَنَّ

الحديث رقم ۳۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۶۶، و النسائي في خصائص امير المؤمنين على بن ابى طالب ﷛: ۹۰، الحديث رقم: ۸۳، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، ۲/۵۹۸، ۵۹۹، الحديث رقم: ۱۰۲۱، و المقدسي في الاحاديث المختاره، ۲/۱۰۵، الحديث رقم: ۴۷۹، و البيهقي في السنن الكبرىٰ، ۵/۱۳۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۴، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۶۰، و محب الدين الطبري في الرياض النضره في مناقب العشره، ۳/۱۲۷.

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''ابو اسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت علی ﷛ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

۳۹۔ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ ﷛، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا ﷛ وَ هُوَ يَنْشُدُ فِي الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؟ فَقَامَ سِتَّةُ نَفَرٍ فَشَهِدُوْا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''عمیرہ بن سعد سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی ﷛ کو کھلے میدان میں قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے؟ تو (اِس پر) چھ (۶) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔''

۴۰۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ: مَنْ

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ۳/۱۳۴، الحديث رقم: ۲۲۷۵، و الطبراني في المعجم الصغير، ۱/۶۴، ۶۵، و النسائي في خصائص امير المؤمنين على بن ابى طالب ﷛: ۸۹، ۹۱، الحديث رقم: ۸۲، ۸۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۸، و البيهقي في السنن الكبرى، ۵/۱۳۲، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۵۹، و مزى في تهذيب الكمال، ۲۲/۳۹۷، ۳۹۸

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ۲/۵۷۶، الحديث رقم: ۱۹۸۷، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۶، و ابن

سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ۔ فَقَامَ إِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً فَشَهِدُوْا بِذَلِکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’ابو طفیل حضرت زید بن ارقم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے لوگوں سے حلفاً پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہو: ’’کیا تم نہیں جانتے کہ میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو بھی اُسے دوست رکھ، اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔‘‘ (سیدنا علی ﷺ کی اس گفتگو پر) بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس واقعہ کی شہادت دی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔‘‘

۴۱۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ ...... فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ أَنَّهُ لَنْ يُعَمَّرَ نَبِيٌّ إِلَّا نِصْفَ عُمْرِ الَّذِي يَلِيْهِ مِنْ

...... عسلكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۵۷، ۱۵۸، و محب الدين طبرى في الرياض النضره فى مناقب العشره، ۳/۱۲۷، و حسام الدين الهندى في كنز العمال، ۱۳/۱۵۷، الحديث رقم: ۳۶۴۸۵۔

الحديث رقم ۴۱: أخرجه الطبرانى في المعجم الكبير، ۳/۱۸۰، ۱۸۱، الحديث رقم: ۳۰۵۲، و في ۳/۶۷، الحديث رقم: ۲۶۸۳، و في ۵/۱۶۶، ۱۶۷، الحديث رقم: ۴۹۷۱، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ۹/۱۶۴، ۱۶۵، و حسام الدين الهندى في كنزالعمال، ۱/۱۸۸، ۱۸۹، الحديث رقم: ۹۵۷، ۹۵۸، و ابن عسلكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۶۶، ۱۶۷، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ۵/۴۶۳۔

قَبْلِه، وَ إِنِّي لَأَظُنُّ أَنِّي يُوْشِکُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيْبُ، وَ إِنِّي مَسْؤُوْلٌ، وَ إِنَّكُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ، فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟ قَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ جَهَدْتَ وَ نَصَحْتَ، فَجَزَاکَ اللهُ خَيْرًا، فَقَالَ: أَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، وَ أَنَّ جَنَّتَهُ حَقٌّ وَ نَارَهُ حَقٌّ، وَ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَ أَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ، وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَ أَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ؟ قَالُوْا: بَلَى، نَشْهَدُ بِذَالِکَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِشْهَدْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ أَنَا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ يَعْنِي عَلِيًّا ﷺ ...... اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَ إِنَّكُمْ وَارِدُوْنَ عَلَى الْحَوْضِ، حَوْضٌ أَعْرَضُ مَا بَيْنَ بُصْرَى وَ صَنْعَاءَ، فِيْهِ عَدَدَ النُّجُوْمِ قَدْحَانٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَ إِنِّي سَائِلُكُمْ حِيْنَ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تُخَلِّفُوْنِي فِيْهِمَا، الثَّقَلُ الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللهِ ﷻ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ وَ طَرَفُهُ بِأَيْدِيْكُمْ فَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ لَا تَضِلُّوا وَ لَا تُبَدِّلُوْا، وَ عِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَإِنَّهُ قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ أَنَّهُمَا لَنْ يَنْقَضِيَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر عطا فرمائی اور مجھے گمان ہے مجھے (عنقریب) بلاوا آئے گا اور میں اُسے قبول کرلوں گا، اور مجھ سے (میری ذمہ داریوں کے متعلق) پوچھا جائے گا اور تم سے بھی (میرے متعلق) پوچھا جائے گا، (اس بابت) تم کیا کہتے ہو؟ انہوں

نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں انتہائی جدوجہد کے ساتھ دین پہنچایا اور بھلائی کی باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنت و دوزخ حق ہیں اور موت اور موت کے بعد کی زندگی حق ہے، اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں، اور اللہ تعالیٰ اہل قبور کو دوبارہ اٹھائے گا؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم ان سب کی گواہی دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ بن جا، آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مؤمنین کا مولا ہوں اور میں ان کی جانوں سے قریب تر ہوں۔ جس کا میں مولا ہوں یہ اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ ''اے لوگو! میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم مجھے حوض پر ملو گے، یہ حوض بصرہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔ اس میں ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے میں تم سے دو انتہائی اہم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ تم میرے پیچھے ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو! پہلی اہم چیز اللہ کی کتاب ہے، جو ایک حیثیت سے اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری حیثیت سے بندوں سے تعلق رکھتی ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو گمراہ ہو گے نہ (حق سے) منحرف، اور (دوسری اہم چیز) میری عترت یعنی اہلِ بیت ہیں (اُن کا دامن تھام لینا)۔ مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ دونوں حق سے نہیں ہٹیں گی یہاں تک کہ مجھے حوض پر ملیں گی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

۴۲۔ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: شَهِدْنَا الْمَوْسِمَ فِي حَجَّةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ،

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٣٥٧، الحديث ←

وَ هِيَ حَجَّةُ الْوَدَاعِ، فَبَلَغْنَا مَكَانًا يُقَالُ لَهُ غَدِيْرُ خُمٍّ، فَنَادَى: الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعْنَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَسْطَنَا، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! بِمَ تَشْهَدُوْنَ؟ قَالُوْا: نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالُوْا: وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، قَالَ: فَمَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قَالُوْا: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ مَوْلَانَا، قَالَ: مَنْ وَلِيُّكُمْ؟ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى عَضُدِ عَلِيٍّ ﷺ، فَأَقَامَهُ فَنَزَعَ عَضُدَهُ فَأَخَذَ بِذِرَاعَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ يَكُنِ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ مَوْلَيَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، اللَّهُمَّ! مَنْ أَحَبَّهُ مِنَ النَّاسِ فَكُنْ لَهُ حَبِيْبًا، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَكُنْ لَهُ مُبْغِضًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت جریر ﷺ سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جسے غدیر خم کہتے ہیں۔ نماز باجماعت ہونے کی ندا آئی تو سارے مہاجرین و انصار جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا: اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کس کی؟ انہوں نے کہا: بیشک محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ۔ پھر فرمایا: تمہارا ولی اور کون ہے؟ تب آپ ﷺ نے حضرت علی ﷺ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا اور (حضرت علی ﷺ کے) دونوں بازو تھام کر فرمایا: ''اللہ اور

رقم: ٢٥٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٦، و حسام الدين الهندی في كنز العمال، ١٣/١٣٨، ١٣٩، الحديث رقم: ٣٦٤٣٧، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٧٩.

اُس کا رسول جس کے مولا ہیں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ (اور) جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اے اللہ! جو اِسے محبوب رکھے تو اُسے محبوب رکھ اور جو اِس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

٤٣. عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''عمرو ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیرِ خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما، اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔''

٤٤. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَلِيًّا جَمَعَ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ وَ أَنَا شَاهِدٌ،

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٩٢، الحديث رقم: ٥٠٥٩، و النسائي في خصائص امير المؤمنين على بن ابى طالب ؓ، :١٠٠، ١٠١، الحديث رقم: ٩٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٤، ١٠٦، و ابن كثير في البداية والنهاية، ٤/١٧٠، وحسام الدين الهندى في كنز العمال، ١١/٦٠٩، الحديث رقم: ٣٢٩٤٦.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٨، و قال رواه الطبراني و أسناده حسن، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ←

فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَامَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ذَالِكَ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی ؑ کو کھلے میدان میں یہ قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے؟ تو اٹھارہ (۱۸) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ اس حدیث کو ہیثمی نے روایت کیا ہے۔''

٤٥. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَ نَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمِّنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالٰى، وَ عِتْرَتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تُخْلِفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

...... ٤٥/١٥٨، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ٤/١٧١، و فيه ٥/٤٦١، و حسام الدين الهندى في كنز العمال، ١٣/١٥٤، ١٥٥، الحديث رقم: ٣٦٤٨٠.

الحديث رقم ٤٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٩، الحديث رقم: ٤٥٧٦، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٥/٤٥، ١٣٠، الحديث رقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٦٦، الحديث رقم: ٤٩٦٩.

”حضرت زید بن ارقم ﷺ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیرِ خم پر قیام فرمایا۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔“ پھر فرمایا: ”بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔“ پھر حضرت علی ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔“

۴۶۔ عَنِ ابْنِ وَاثِلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، يَقُوْلُ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ عِنْدَ شَجَرَاتٍ خَمْسٍ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ، فَكَنَسَ النَّاسُ مَا تَحْتَ الشَّجَرَاتِ، ثُمَّ رَاحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَشِيَّةً، فَصَلَّى، ثُمَّ قَامَ خَطِيْباً فَحَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ ذَكَرَ وَ وَعَظَ، فَقَالَ: مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ: ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوْا إِنِ اتَّبَعْتُمُوْهُمَا، وَ هُمَا كِتَابُ اللهِ وَ أَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي، ثُمَّ قَالَ:

الحديث رقم ٤٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٠٩، ١١٠، الحديث رقم: ٤٥٧٧

أَتَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، قَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت ابن واثلہ ﷺ سے روایت کہ اُنہوں نے زید بن ارقم ﷺ سے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے گھنے درختوں کے قریب پڑاؤ کیا۔ لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی اور آپ ﷺ نے کچھ دیر آرام فرمایا، نماز ادا فرمائی، پھر خطاب فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ ﷺ نے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان کی پیروی کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ (دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت و عترت ہیں۔“ اس کے بعد فرمایا: ”کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟“ ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ سب نے کہا: جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا: بریدہ اسلمی کی روایت کردہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔“

۴۷۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيْرِ خُمٍّ، فَأَمَرَ بِرَوْحٍ فَكُسِحَ فِي يَوْمٍ مَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ كَانَ أَشَدُّ حَرًّا مِنْهُ، فَحَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ، وَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَّهُ لَمْ يُبْعَثْ

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ٥٣٣، الحديث رقم: ٦٢٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٥ / ١٧١، ١٧٢، الحديث رقم: ٤٩٨٦.

نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا مَا عَاشَ نِصْفَ مَا عَاشَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَ إِنِّي أُوْشِکُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيْبَ، وَ إِنِّي تَارِکٌ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ كِتَابُ اللهِ ﷻ. ثُمَّ قَامَ وَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ؑ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت زید بن ارقم ؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ غدیرِ خم پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ اس دن تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے اور ہمارے اوپر اس دن سے زیادہ گرم دن اس سے پہلے نہ گزرا تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی بھیجے ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف زندگی پائی، اور مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے جسے میں قبول کر لوں گا۔ میں تمہارے اندر وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اُس کے ہوتے ہوئے تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ کتاب اللہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرت علی ؑ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: ''اے لوگو! کون ہے جو تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہے؟'' سب نے کہا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ (پھر) فرمایا: ''کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

۴۸۔ **عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ إِيَاسٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ**، قَالَ: كُنَّا مَعَ

الحديث رقم ۴۸: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳ / ۴۲۱، الحديث رقم: ۵۵۹۴.

عَلِيٍّ ؑ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَبَعَثَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنْ إِلْقَنِيْ، فَأَتَاهُ طَلْحَةُ، فَقَالَ: نَشَدْتُکَ اللهَ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ تُقَاتِلُنِي؟ قَالَ: لَمْ أَذْكُرْ، قَالَ: فَانْصَرَفَ طَلْحَةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت رفاعہ بن ایاس ضبی ؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جمل کے دن حضرت علی ؑ کے ساتھ تھے۔ آپ ؑ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی طرف ملاقات کا پیغام بھیجا۔ پس طلحہ اُن کے پاس آئے۔ آپ ؑ نے کہا: ''میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اُس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ؟'' حضرت طلحہ ؓ نے کہا: ہاں! حضرت علی ؑ نے کہا: ''تو پھر میرے ساتھ کیوں جنگ کرتے ہو؟'' طلحہ ؓ نے کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں تھی۔ راوی نے کہا: (اُس کے بعد) طلحہ ؓ واپس لوٹ گئے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے''

۴۹۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ** رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيْرِ خُمٍّ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ؑ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم جحفہ میں غدیر

الحديث رقم ۴۹: أخرجه ابن ابى شيبه فى المصنف، ۱۲ / ۵۹، الحديث رقم: ۱۲۱۲۱

خم کے مقام پر تھے، جب حضور نبی اکرم ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے''

۵۰۔ عَنْ أَبِي يَزِيْدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلَ أَبُوْهُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ، فَقَالَ: أَنْشُدُکَ بِاللهِ، أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ.

''ابو یزید اودی ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضرت ابوہریرہ ؓ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ آپ ؓ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اُن میں سے ایک جوان نے کھڑے ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ؟ اِس پر انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔ اس حدیث کو ابویعلی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ۵۰: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۱/ ۳۰۷، الحديث رقم: ۶۴۲۳، و ابن ابی شيبه في المصنف، ۱۲/ ۶۸، الحديث رقم: ۱۲۱۴۱، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/ ۱۷۵، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۰۵، ۱۰۶، و ابن كثير في البداية و النهاية، ۴/ ۱۷۴.

۵۱۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ عَلِيًّا وَمَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَشْهَدُ لَقَالَ لِعَلِيٍّ يَوْمَ غَدِيْرِخُمٍّ وَ نَحْنُ قُعُوْدٌ مَعَهُ فَأَخَذَ بِضُبْعِهِ ثُمَّ قَامَ بِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَاالنَّاسُ مَنْ مَوْلَاكُمْ قَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ. رَوَاهُ الشَّاشِيُّ فِي الْمُسْنَدِ.

''حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد ؓ نے فرمایا: خدا کی قسم میں حضرت علی ؓ اور ان کے متعلق جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو غدیرِ خم والے دن فرمایا: اس وقت جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اپنی چادر کا کونہ پکڑا اور کھڑے ہوئے پھر فرمایا: اے لوگو! تمہارا مولی کون ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو علی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ تو اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھتا ہے اور اس کو دوست بنا جو علی کو دوست بناتا ہے۔ اس حدیث کو شاشی نے روایت کیا ہے۔''

۵۲۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْرِقٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ

الحديث رقم ۵۱: أخرجه الشاشی فی المسند، ۱/ ۱۶۵، ۱۶۶، الحديث رقم: ۱۰۶۔

الحديث رقم ۵۲: أخرجه أبو نعيم في حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، ۵/ ۳۶۴، و ابن عساكر في التاريخ الدمشق الكبير، ۴۸/ ۲۲۳، و ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، ۶۹/ ۱۲۷، ابن اثير في اسد الغابه فی معرفة الصحابه، ۶/ ۴۲۷، ۴۲۸

قُرَيْشٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: فَسَكَتُّ۔ فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ: مَوْلَى عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ عَلِيٌّ؟ فَسَكَتُّ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ قَالَ: وَ أَنَا وَاللهِ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُزَاحِمُ! كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ: مِائَةً أَوْ مِائَتَي دِرْهَمٍ، قَالَ: أَعْطِهِ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: سِتِّيْنَ دِيْنَارًا لِوَلَايَتِهِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ؓ، ثُمَّ قَالَ: أَلْحَقْ بِبَلَدِكَ فَسَيَأْتِيْكَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نُظَرَاءَكَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہے؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ''بخدا! میں علی بن اَبی طالب ؓ کا غلام ہوں۔'' اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے کہا: ''علی بن ابی طالب ؓ کی قرابت کی وجہ سے اُسے پچاس (۵۰) دینار دے دو، اور

ابنِ اَبی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (۶۰) دینار دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔ اس حدیث کو ابونعیم نے روایت کیا ہے۔''

۵۳۔ **عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ؓ**، قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لَأَنْ يَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الشَّاشِيُّ فِي الْمُسْنَدِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ ﷺ نے (ایک موقع پر) ارشاد فرمایا: ''علی میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون ؑ موسیٰ ؑ کے لیے تھے، (وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' اور فرمایا: ''میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور

الحديث رقم ٥٣: أخرجه النسائي في خصائص امير المومنين على بن ابى طالب ؓ : ٣٣، ٣٤، ٨٨، الحديث رقم: ٨٠، ١٠، و الشاشي في المسند، ١ / ١٦٥، ١٦٦، الحديث رقم: ١٠٦، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ٨٨، وحسام الدين هندى في كنز العمال، ١٥ / ١٦٣، الحديث رقم: ٣٦٤٩٦.

نبی اکرم ﷺ کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام نسائی اور شاشی نے روایت کیا ہے۔''

۵۴۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ بِحَفْرَةِ الشَّجَرَةِ بِخُمٍّ، وَ هُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنَّ اللهَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنَّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ. قَالُوْا: بَلَى، وَ أَنَّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ مَوْلَاكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَ ابْنُ عَسَاكِرَ وَحُسَامُ الدِّيْنِ الْهِنْدِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مقامِ خم پر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تمہارا رب ہے؟'' اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری جانوں سے بھی قریب تر ہیں؟'' اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی عاصم، ابن عساکر اور حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔''

۵۵۔ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا! إِنَّ اللهَ وَلِيِّي وَ أَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، مَنْ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه ابن ابی عاصم في كتاب السنه: ٦٠٣، الحديث رقم: ١٣٦٠، و ابن عسكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٦١، ١٦٢، وحسام الدين هندی في كنزالعمال، ١٣/ ١٤٠، الحديث رقم: ٣٦٤٤١.

الحديث رقم ٥٥: أخرجه حسام الدين هندی في كنزالعمال، ١١/ ٦٠٨، الحديث رقم: ٣٢٩٤٥، و ابن حجر عسقلانی في الإصابه فی تمييز الصحابه، ٤/ ٣٢٨

كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ حُسَامُ الدِّيْنِ الْهِنْدِيُّ.

''(حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔''

۵۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذِيْ مُرٍّ وَ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالُوْا: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُوْلُ نَشَدْتُ اللهَ رَجُلاً سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، لَمَّا قَامَ، فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ أَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَ أَبْغِضْ مَنْ يُبْغِضُهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''عمرو بن ذی مر، سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ہر اس آدمی سے حلفاً پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو، اس پر تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البزار في المسند، ٣/ ٣٥، الحديث رقم: ٧٨٦، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٤، ١٠٥، و الطحاوی في مشكل الآثار، ٢/ ٣٠٨، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٥٩، ١٦٠، و حسام الدين الهندی في كنز العمال، ١٣/ ١٥٨، الحديث رقم: ٣٦٤٨٧، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ٤/ ١٦٩، و في ٥/ ٤٦٢.

مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! راوی کہتا ہے: تب آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اِس (علی) سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ، جو اِس (علی) کی نصرت کرے تو اُس کی نصرت فرما اور جو اِسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے تو اُسے رسوا کر۔ اس کو بزار نے روایت کیا ہے۔''

۵۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ امْرَءً نَشْدَةَ الْإِسْلَامِ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِي، يَقُوْلُ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ، إِلَّا قَامَ فَشَهِدَ، فَقَامَ بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا، وَكَتَمَ فَمَا فَنُوْا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا عَمُوْا وَ بَرَصُوْا. رَوَاهُ حُسَامُ الدِّيْنِ الْهِنْدِيُّ.

''عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اس آدمی کو اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن میرا ہاتھ پکڑے ہوئے یہ فرماتے سنا ہو: ''اے مسلمانو! کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' سب نے جواب دیا:

الحديث رقم ۵۷: أخرجه حسام الدين هندی في كنز العمال، ۱۳/ ۱۳۱، الحديث رقم: ۳۶۴۱۷، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/ ۱۵۸.

کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما، جو اِس کی رسوائی چاہے تو اُسے رسوا کر؟'' اس پر تیرہ (۱۳) سے زائد افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور جن لوگوں نے یہ باتیں چھپائیں وہ دُنیا میں اندھے ہو کر یا برص کی حالت میں مر گئے۔ اس کو حسام دین ہندی نے روایت کیا ہے۔''

(۵) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان: میرے بعد علی ہر مومن کا ولی ہے﴾

۵۸. **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،** فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ مِنْهَا إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"حضرت عمران بن حصین ؓ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔"

الحديث رقم ۵۸: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب، ۵ / ۶۳۲، الحديث رقم: ۳۷۱۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۵ / ۳۷۳، الحديث رقم: ۶۹۲۹، و الحاكم في المستدرك، ۳ / ۱۱۹، الحديث رقم: ۴۵۷۹، و النسائي في السنن الكبریٰ، ۵ / ۱۳۲، الحديث رقم: ۸۴۷۴، و ابن ابي شيبة في المصنف، ۶ / ۳۷۳، ۳۷۲، الحديث رقم: ۳۲۱۲۱، وأبويعلی في المسند، ۱ / ۲۹۳، الحديث رقم: ۳۵۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸ / ۱۲۸، الحديث رقم: ۲۶۵.

۵۹. **عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ فِيْهَا عَنْهُ قَالَ: قَالَ: وَ قَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَ عَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ، فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

"حضرت عمرو بن میمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا کے بیٹوں سے کہا تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے انکار کردیا تو حضرت علی ؓ نے کہا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا، اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے علی تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ آپ ؓ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو انہوں نے بھی انکار کردیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی ؓ نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا

الحديث رقم ۵۹: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۳۳۰، الحديث رقم: ۳۰۶۲، والحاكم في المستدرك، ۳ / ۱۴۳، الحديث رقم: ۴۶۵۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۱۹، و ابن ابي عاصم في السنة، ۲ / ۶۰۳.

و آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔‘‘

٦٠۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: وَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن میمون ﷛ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو میرے بعد ہر مومن کے لئے میرا ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔‘‘

٦١۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت ابن بریدہ ﷛ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی

الحديث رقم ٦٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٣٠، الحديث رقم: ٣٠٦٢۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٦١، الحديث رقم: ٢٣١٠٧، و الحاكم في المستدرك، ٢/ ١٤١، الحديث رقم: ٢٥٨٩، و الطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ١٦٦، الحديث رقم: ٤٩٦٨، و الطبراني في المعجم الاوسط، ٣/ ١٠٠، ١٠١، الحديث رقم: ٢٢٠٤، و ابن ابی شيبه في المصنف، ١٢/ ٥٧، الحديث رقم: ١٢١١٤ و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨، و ابن ابی عاصم في كتاب السنه: ٦٠١، ٦٠٢، الحديث رقم: ١٣٥١، ١٣٦٦، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابه، ٢/ ٥٦٣، الحديث رقم: ٩٤٧۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں ولی ہوں، اُس کا علی ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے ’’المعجم الکبیر،، اور ’’ المعجم الاوسط،، میں روایت کیا ہے۔‘‘

٦٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَإِنَّ عَلِيًّا وَلِيُّهُ۔ وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ الْحَاكِمُ وَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں ولی ہوں تحقیق اُس کا علی ولی ہے۔‘‘ اُنہی سے ایک اور روایت میں ہے (کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:) ’’جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، حاکم، عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

٦٣۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْصِي مَنْ

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٥٨، الحديث رقم: ٢٣٠٨٠، و الحاكم في المستدرك، ٢/ ١٢٩، الحديث رقم: ٢٥٨٩، و عبدالرزاق في المصنف، ١١/ ٢٢٥، الحديث رقم: ٢٠٣٨٨، و ابن ابی شيبه في المصنف، ١٢/ ٨٤، الحديث رقم: ١٢١٨١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨، و النسائي في الخصائص امير المؤمنين علی بن ابی طالب ﷛: ٨٥، ٨٦، الحديث رقم: ٧٧، وحسام الدين الهندی في كنزالعمال، ١١/ ٦٠٢، الحديث رقم: ٣٢٩٠٥، وأبو نعيم في حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، ٤/ ٢٣، وابن عساكر في تاريخ الدمشق الكبير، ٤٥/ ٧٦۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨، ١٠٩، و ابن عساكر في التاريخ الدمشق الكبير، ٤٥: ١٨١، ١٨٢، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ١١/ ٦١١، الحديث رقم: ٣٢٩٥٨

آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللهَ ﷻ وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ ﷻ وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ ﷻ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی ، اور جس نے علی سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بُغض رکھا اُس نے اللہ سے بُغض رکھا۔ اس حدیث کو ہیثمی نے مجمع الزوائد میں روایت کیا ہے۔''

٦٤۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُوْنَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصُ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِيْنَتِي وَ خُلِقْتُ مِنْ طِيْنَةِ إِبْرَاهِيْمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ، ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، ...... وَ إِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! بِالصُّحْبَةِ أَلَا بَسَطْتَ يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ جَدِيْدًا؟ قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ٦/١٦٣، ١٦٢، الحديث رقم: ٦٠٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٢٨.

''حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوگیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔..... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ ﷺ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔ اس حدیث کو طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔''

(٢) بَابٌ فِي قَوْلِ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہما: عَلِيٌّ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ

﴿فرمان صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما: علی رضی اللہ عنہ میرے اور تمام مومنین کے مولا ہیں﴾

٦٥۔ **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ**، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيْرِ خُمٍّ فَنُوْدِيَ فِيْنَا الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَ كُسِحَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. قَالَ: فَلَقِيَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ: هَنِيْئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ وَ أَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے وادی غدیرخم میں قیام کیا۔ وہاں نماز

الحدیث رقم ٦٥: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٢٨١، وابن أبی شیبة فی المصنف، ١٢/٧٨، الحدیث رقم: ١٢١٦٧۔

کے لیے اذان دی گئی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں کل مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے تو دوست رکھ جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اس سے عداوت رکھے۔'' راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اُن سے کہا: ''اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

٦٦۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ**، قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشَرَةَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّيْنَ شَهْرًا، وَ هُوَ يَوْمُ غَدِيْرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: أَلَسْتَ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

الحدیث رقم ٦٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/٣٢٤، و خطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ٨/٢٩٠، و ابن عساکر فی تاریخ الدمشق الکبیر، ٤٥/١٧٦، ١٧٧، و ابن کثیر فی البدایه والنهایه، ٥/٤٦٤، و رازی فی التفسیر الکبیر، ١١/١٣٩۔

''حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (۶۰) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیر خم کا دن تھا جب حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

٦٧۔ عَنْ عُمَرَ ؓ: وَ قَدْ نَازَعَهُ رَجُلٌ فِي مَسْأَلَةٍ، فَقَالَ: بَيْنِي وَ بَيْنَکَ هَذَا الْجَالِسُ، وَ أَشَارَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ، فَقَالَ الرَّجُلُ: هَذَا الْأَبْطَنُ! فَنَهَضَ عُمَرُ ؓ عَنْ مَجْلِسِهِ وَ أَخَذَ بِتَلْبِيْبِهِ حَتَّى شَالَهُ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرِي مَنْ صَغَّرْتَ، مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ! رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ کسی معاملہ میں جھگڑا کیا تو آپ ؓ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا آدمی فیصلہ کرے گا ...... اور حضرت علی ؓ کی طرف اشارہ کیا ...... تو اس آدمی نے کہا: یہ بڑے پیٹ والا (ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا)! حضرت عمر ؓ اپنی جگہ سے اٹھے، اسے گریبان سے پکڑا یہاں تک کہ اسے زمین سے اوپر اٹھا لیا، پھر فرمایا:

الحديث رقم ٦٧: أخرجه محب الدين الطبرى في الرياض النضره فى مناقب العشره، ٣/١٢٨۔

کیا تو جانتا ہے کہ تو جسے حقیر گردانتا ہے وہ میرے اور ہر مسلمان کے مولیٰ ہیں۔ اسے محبّ الدین طبری نے روایت کیا ہے۔''

٦٨۔ عَنْ عُمَرَ ؓ وَ قَدْ جَاءَهُ أَعْرَابِيَانِ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ ؓ: إِقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَبَا الْحَسَنِ! فَقَضَى عَلِيٌّ ؓ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: هَذَا يَقْضِي بَيْنَنَا! فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ ؓ وَ أَخَذَ بِتَلْبِيْبِهِ، وَ قَالَ: وَيْحَکَ! مَا تَدْرِيْ مَنْ هَذَا؟ هَذَا مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَوْلَاهُ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو بدّو جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ آپ ؓ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: اے ابوالحسن! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ آپ ؓ نے اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ (کیا) یہی ہمارے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے رہ گیا ہے؟ (اس پر) حضرت عمر ؓ اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر فرمایا: تو ہلاک ہو! کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور ہر مؤمن کے مولا ہیں (اور) جو ان کو اپنا مولا نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔ اسے محبّ الدین طبری نے روایت کیا ہے۔''

٦٩۔ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: عَلِيٌّ مَوْلَى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه محب الدين أحمد الطبرى في الرياض النضره فى مناقب العشره، ٣/١٢٨، و محب الدين احمد الطبرى في ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى، ١٢٦۔

الحديث رقم ٦٩: أخرجه محب الدين أحمد الطبرى في الرياض النضره فى مناقب العشره، ٣/١٢٨، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٧٨۔

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جس کے مولا ہیں علی رضی اللہ عنہ اس کے مولا ہیں۔ اسے محبّ الدین طبری نے روایت کیا ہے۔''

۷۰۔ عَنْ سَالِمٍ قِيْلَ لِعُمَرَ: إِنَّکَ تَصْنَعُ بِعَلِيٍّ شَيْئًا مَا تَصْنَعُهُ بِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّهُ مَوْلَايَ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: (کیا وجہ ہے کہ) آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا (امتیازی) برتاؤ کرتے ہیں جو آپ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے (عموماً) نہیں کرتے؟ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) فرمایا: وہ (علی) تو میرے مولا (آقا) ہیں۔ اسے محبّ الدین طبری نے روایت کیا ہے۔''

۷۱۔ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا سَمِعَ أَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ ذٰلِکَ (حَدِيْثَ الْوِلَايَةِ) قَالَا: أَمْسَيْتَ يَا بْنَ أَبِي طَالِبٍ؟ مَوْلَى کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ الْمُنَاوِيُّ.

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت ابوبکر صدیق اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے حدیث ولایت سنی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: اے ابن ابی طالب! آپ ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔ اسے مناوی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ۷۰: أخرجه محب الدين أحمد الطبرى في الرياض النضره فى مناقب العشره، ۳/۱۲۸، و ابن عسلكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۷۸.

الحديث رقم ۷۱: أخرجه المناوى فى فيض القدير، ۶/۲۱۸.

(۷) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں﴾

۷۲۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و نقض میں) میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کرسکتا۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

الحديث رقم۷۲: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب، ۵/۶۳۶، الحديث رقم: ۳۷۱۹، وابن ماجه فى السنن، مقدمه، باب فضائل أصحاب الرسول، فضل على بن أبى طالب، ۱/۴۴، الحديث رقم: ۱۱۹، و أحمد بن حنبل فى المسند ۴/۱۶۵، و ابن أبى شيبه فى المصنف، ۶/۳۶۶، الحديث رقم: ۳۲۰۷۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۴/۱۶، الحديث رقم: ۳۵۱۱، و الشيباني في الآحاد والمثاني، ۳/۱۸۳، الحديث رقم: ۱۵۱۴

۷۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے اور اسی باب میں حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے‘‘

۷۴۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرا قرض میری طرف سے سوائے علی کے کوئی نہیں ادا کرسکتا۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے

الحديث رقم۷۳: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب، ۵ / ۶۳۶، الحديث رقم: ۳۷۲۰، و الحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ۳ / ۱۵، الحديث رقم: ۴۲۸۸۔
الحديث رقم۷۴: أخرجه ابن ماجه فى السنن، مقدمه، باب فضائل أصحاب رسول الله، ۱ / ۴۴، الحديث رقم: ۱۹۔

روایت کیا ہے۔‘‘

۷۵۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَ كَانَ قَدْ شَهِدَ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ. وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَا يَقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور آپ حجۃ الوداع والے دن وہاں موجود تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرا قرض میری طرف سے سوائے میرے اور علی کے کوئی نہیں ادا کرسکتا۔ اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔‘‘

۷٦۔ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ قَالَ عَلِيٌّ. أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ قَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: انْطَلِقُوْا بِنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوْا يَسْتَأْذِنُوْنَهُ فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدٌ مَا أَقُوْلُ: أَبِيْ قَالَ ائْذَنْ لَهُمْ وَ دَخَلُوْا فَقَالُوْا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوْا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ. قَالَ أَمَّا أَنْتَ، يَا جَعْفَرُ! فَأَشْبَهَ خَلْقُكَ خَلْقِيْ وَ أَشْبَهَ خُلُقِيْ خُلُقَكَ، وَ أَنْتَ مِنِّيْ وَ شَجَرَتِيْ وَ أَمَّا

الحديث رقم۷۵: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ۴ / ۱۶۴۔
الحديث رقم۷٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ۵ / ۲۰۴، الحديث رقم: ۲۱۸۲۵، و الحاكم في المستدرك، ۳ / ۲۳۹، الحديث رقم: ۴۹۵۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۴ / ۱۵۱، الحديث رقم: ۱۳٦۹، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ۹ / ۲۷۴۔

أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَ أَبُو وَلَدَيَّ، وَ أَنَا مِنْکَ وَأَنْتَ مِنِّي وَ أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ! فَمَوْلَايَ، وَ مِنِّي وَ إِلَيَّ، وَ أَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خلق تمہارے خلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔''

٧٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَ[illegible] عَنْهُ قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَاناً بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ. [illegible] عَلِيًّا خَ[illegible] قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس [illegible] طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] کر بھیجا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے بھیجا [illegible] سورۃ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سورۃ [illegible] کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں [illegible] حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٧٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ [illegible]

أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَ أَبُو وَلَدَيَّ، وَ أَنَا مِنْکَ وَأَنْتَ مِنِّيْ وَ أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ! فَمَوْلَايَ، وَ مِنِّيْ وَ إِلَيَّ، وَ أَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت اسامہ ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ ﷺ ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت علی ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت زید ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خلق تمہارے خلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔''

٧٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ فِيْهَا عَنْهُ قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَاناً بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّيْ وَ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون ﷺ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی کو سورۂ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ﷺ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورۃ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورۃ کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جا سکتا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٧٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٣٣٠، الحديث

(۸) بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِهِ رضی اللہ عنہ بِأَنَّهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى

﴿علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے ایسے ہیں جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے﴾

۷۸۔ **عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ**، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ أَ تُخَلِّفُنِيْ فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی

الحديث رقم-۷۸: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب المغازى، باب غزوة تبوك وهى غزوة العسرة، ٤/ ١٦٠٢، الحديث رقم: ٤١٥٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، ٤/ ١٨٧١، ١٨٧٠، الحديث رقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب، ٥/ ٦٣٨، الحديث رقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٨٥، الحديث رقم: ١٦٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٧٠، الحديث رقم: ٦٩٢٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ٤٠،

نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔''

۷۹۔ **عَنْ سَعْدٍ** قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

۸۰۔ **عَنْ سَعْدٍ** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت

الحديث رقم ٧٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، ٣/ ١٣٥٩، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب على بن أبى طالب، الحديث رقم: ٣٥٠٣، و ابن ماجه فى السنن، مقدمه، باب فضائل الصحابة، فضل على بن أبى طالب، ١/ ٤٢، الحديث رقم: ١١٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٦٩، الحديث رقم: ٦٩٢٦، و أبو يعلى فى المسند، ٢/ ٧٣، الحديث رقم: ٧١٨.

الحديث رقم ٨٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل على، ٤/ ١٨٧١، الحديث رقم: ٢٤٠٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٤٤، الحديث رقم: ٨١٣٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ١٣٩، الحديث رقم: ٢٧٢٨.

علی ﷺ سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔''

٨١۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ قَالَ سَعِيْدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِيْ عَامِرٌ فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ فَقَالَ: نَعَمْ وَ إِلَّا فَاسْتَكَّتَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ﷺ سے فرمایا: تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام تھے، مگر بلا شبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ میں حضرت سعد ﷺ سے یہ حدیث بالمشافہ سن لوں۔ پس میری حضرت سعد ﷺ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو عامر بن سعد ﷺ کی یہ روایت سنائی۔ انہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو خود سنا ہے میں نے عرض کیا، کیا آپ نے خود سنا ہے؟ انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا اگر میں نے خود نہ سنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٨١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن أبي طالب، ٤ / ١٨٧٠، الحديث رقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبي طالب، ٥ / ٦٤١، الحديث رقم: ٣٧٣١، و ابن ماجه فى السنن، مقدمه، باب فى فضائل أصحاب الرسول، فضل على بن أبي طالب، ١ / ٤٥، الحديث رقم: ١٢١.

٨٢۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ خَلَّفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللهِ خَلَّفْتَنِيْ مَعَ النِّسَآءِ وَ الصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْا لِيْ عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهِ وَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَ أَبْنَآءَكُمْ﴾ (آل عمران، ٣:٦١)، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَّ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ أَهْلِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی ﷺ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ﷺ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس

الحديث رقم ٨٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن أبي طالب ﷺ، ٤ / ١٨٧١، الحديث رقم: ٢٤٠٤، و الترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب على بن ابى طالب ﷺ، ٥ / ٦٣٨، الحديث رقم: ٣٧٢٤.

سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لائیں، حضرت علی ؓ کو لایا گیا، اس وقت آپ ؓ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿آپ فرما دیجئے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ﴾ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ کو بلایا اور کہا اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔"

۸۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے علی ؓ سے فرمایا: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی۔ (فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے) مگر بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔"

۸۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: وَ خَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ. قَالَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرُجُ

الحديث رقم ۸۳: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ۵/۶۴۰، الحديث رقم: ۳۷۳۰، أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۳۳۸، الحديث رقم: ۱۴۶۷۹، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۲/۲۴۷، الحديث رقم: ۲۰۳۵.

الحديث رقم ۸۴: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۳۳۰، الحديث رقم: ۳۰۶۲

مَعَکَ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللهِ لَا فَبَكٰى عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى؟ إِلَّا أَنَّکَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَ أَنْتَ خَلِيْفَتِيْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

"حضرت عمرو بن میمون ؓ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علی ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کیا میں بھی آپ صلی اللہ علیک وسلم کے ساتھ چلوں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں اس پر حضرت علی ؓ رو پڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو میرے لئے ایسے ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھے؟ مگر یہ کہ تو نبی نہیں۔ تجھے اپنا نائب بنائے بغیر میرا کوچ کرنا مناسب نہیں۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔"

(٩) بَابٌ فِي قُرْبِهِ وَ مَكَانَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿علی المرتضیٰ کا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ﴾

۸۵۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدِ الْجَمَلِيِّ** قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَعْطَانِي، وَ إِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ. هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔''

۸۶۔ **عَنْ جَابِرٍ**، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ،

الحديث رقم ۸۵: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب،باب مناقب على، ٥/٦٣٧، الحديث رقم: ٣٧٢٢، وفي ابواب المناقب، باب مناقب على، ٥/٦٤٠، الحديث رقم: ٣٧٢٩، و الحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ٣/١٣٥، الحديث رقم: ٤٦٣٠، والمقدسى فى الأحاديث المختاره، ٢/ ٢٣٥، الحديث رقم: ٦١٤، والنسائى فى السنن الكبرىٰ، ٥/١٤٢، الحديث رقم: ٨٥٠٤.

الحديث رقم ٨٦: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب،

فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔''

''اس قول کا معنی کہ ''بلکہ اللہ نے ان سے سرگوشی کی'' یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے کان میں کچھ کہوں۔''

۸۷۔ **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِيٍّ يَاعَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنَبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَ غَيْرُكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُباً غَيْرِي وَغَيْرُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

...... باب مناقب على بن أبى طالب، ٥/٦٣٩، الحديث رقم: ٣٧٢٦، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢/٥٩٨، الحديث رقم: ١٣٢١، والطبرانى فى العجم الكبير، ٢/١٨٦، الحديث رقم: ١٧٥٦.

الحديث رقم ٨٧: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على، ٥/٦٣٩، الحديث رقم: ٣٧٢٧، والبزار في المسند، ٤/٣٦، الحديث رقم: ١١٩٧، و أبو يعلى فى المسند، ٢/٣١١، الحديث رقم: ١٠٤٢، و البيهقى فى السنن الكبرىٰ، ٧/٦٥، الحديث رقم: ١٣١٨١.

''حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔''

٨٨. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی ؓ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیر و عافیت) نہ دیکھ لوں، اس حدیث کو امام ترمذی نے بیان کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔''

٨٩. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيَ

الحديث رقم ٨٨: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على، ٥/ ٦٤٣، الحديث رقم: ٣٧٣٧، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/ ٦٨، الحديث رقم: ١٦٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٤٨، الحديث رقم: ٢٤٣٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٦٠٩، الحديث رقم: ١٠٣٩.

الحديث رقم ٨٩: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبي طالب، ٥/ ٦٣٣، الحديث رقم: ٣٧١٤،

ابْنَتَهُ، وَ حَمَلَنِيْ إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَ أَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ إِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيْقٌ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحْيِهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الہجرۃ لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔ اس حدیث کو امام ترمذي نے روایت کیا ہے۔''

٩٠. عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ؓ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّيْ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت حنش ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو دو

و الحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ٣/ ١٣٤، الحديث رقم: ٤٦٢٩، و الطبراني فى المعجم الاوسط، ٦/ ٩٥، الحديث رقم: ٥٩٠٦، و البزار فى المسند، ٣/ ٥٢، الحديث رقم: ٨٠٦، و أبويعلى فى المسند، ١: ٤١٨، الحديث رقم: ٥٥٠.

الحديث رقم ٩٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الضحايا، باب الأضحية عن الميت، ٣/ ٩٤، الحديث رقم: ٢٧٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٥٠، الحديث رقم: ١٢٨٥.

مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہٰذا میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔"

۹۱۔ **عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ** قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَدْخَلاَنِ: مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

"حضرت عبداللہ بن نجی ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: کہ میں دن رات میں دو دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں رات کے وقت حاضر ہوتا (اور آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے ہوتے) تو آپ ﷺ مجھے اجازت عنایت فرمانے کے لئے کھانستے۔ اس حدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔"

۹۲۔ **عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ** قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَالْحَاكِمُ.
وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ۹۱: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب التنحنح في الصلاة، ۳/۱۲، الحديث رقم: ۱۲۱۲، و ابن ماجة في السنن، كتاب الأدب، باب الإستئذان، ۲/۱۲۲۲، الحديث رقم: ۳۷۰۸، و النسائي في السنن الكبرى، ۱/۳٦۰، الحديث رقم: ۱۱۳٦، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲٤۲، الحديث رقم: ۲۵٦۷٦.

الحديث رقم ۹۲: أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ٤/۳۱۸، الحديث رقم: ٤۳۱٤، والحاكم في المستدرك، ۳/۱٤۱، الحديث رقم: ٤٦٤۷، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۱٦.

"حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ ﷺ کے ساتھ سوائے حضرت علی ؓ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس حدیث کو طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔"

۹۳۔ **عَنْ أَبِي رَافِعٍ** أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى إِنَّكَ أَخِي وَ أَنَا أَخُوْكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

"حضرت ابو رافع ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: تم اس پر راضی نہیں کہ تو میرا بھائی اور میں تیرا بھائی ہوں۔ اس حدیث کو طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں روایت کیا ہے۔"

۹٤۔ **عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ نُجَيٍّ** قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ السَّحَرِ أَدْخُلُ فِيْهَا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّي سَبَّحَ بِي فَكَانَ ذَاكَ إِذْنُهُ لِي. وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي أَذِنَ لِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

"حضرت عبداللہ بن نجی ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: سحری کے وقت ایک ساعت ایسی تھی کہ جس میں مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا نصیب ہوتا۔ پس اگر آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو مجھے بتانے کے لیے تسبیح فرماتے پس یہ میرے لئے اجازت ہوتی اور اگر آپ ﷺ

الحديث رقم ۹۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱/۳۱۹، الحديث رقم: ۹٤۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۳۱.

الحديث رقم ۹٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۷۷، الحديث رقم: ۵۷۰.

نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرما دیتے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

٩٥۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ فِيْهَا عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ عَلِيٌّ: كَانَتْ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَنْزِلَةٌ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ..... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن نجی الحضرمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں میرا ایک خاص مقام و مرتبہ تھا جو مخلوقات میں سے کسی اور کا نہیں تھا۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

٩٦۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَهَنَّيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَهَنَّيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يُدْخِلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدِيِّ فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ! إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا فَدَخَلَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَهَنَّيْنَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ٩٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٨٥، الحديث رقم: ٦٤٧، و البزار في المسند، ٣/ ٩٨، الحديث رقم: ٨٧٩، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/ ٣٧٤، الحديث رقم: ٧٥٧.

الحديث رقم ٩٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٣١، الحديث رقم: ١٤٥٩٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٠٩، الحديث رقم: ٢٣٣.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کے گھر میں تھے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا پس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنا سر انور چھوٹی کھجور کی شاخوں میں سے نکالے ہوئے فرما رہے تھے اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو اس آنے والے کو علی بنا دے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔‘‘

٩٧۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُوْلُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيْهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں

الحديث رقم ٩٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٠٠، الحديث رقم: ٢٦٦٠٧، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٩، الحديث رقم: ٤٦٧١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١١٢.

الله وَ

سے

قَالَ:

لِيٌّ

يب رقم: ٣٨٦٨، والطبراني في

نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرما دیتے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

٩٥۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ فِيْهَا عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: كَانَتْ لِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَنْزِلَةٌ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ،..... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن نجی الحضرمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں میرا ایک خاص مقام و مرتبہ تھا جو مخلوقات میں سے کسی اور کا نہیں تھا۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

٩٦۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ رضي الله عنه فَهَنَّيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ رضي الله عنه فَهَنَّيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يُدْخِلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدِيِّ فَيَقُوْلُ: اللَّهُمَّ! إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا فَدَخَلَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَهَنَّيْنَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ٩٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٨٥، الحديث رقم: ٦٤٧، و البزار في المسند، ٣/ ٩٨، الحديث رقم: ٨٧٩، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/ ٣٧٤، الحديث رقم: ٧٥٧.

الحديث رقم ٩٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٣١، الحديث رقم: ١٤٥٩٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٠٩، الحديث رقم:

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کے گھر میں تھے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا پس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنا سر انور چھوٹی کھجور کی شاخوں میں سے نکالے ہوئے فرما رہے تھے اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو اس آنے والے کو علی بنا دے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

٩٧۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُوْلُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيْهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں

الحديث رقم ٩٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/ ٣٠٠، الحديث رقم: ٢٦٦٠٧، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٩، الحديث رقم: ٤٦٧١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١١٢.

حلف اٹھاتی ہوں حضرت علی ؓ لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عہد کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم ﷺ کی عیادت کی، آپ ﷺ فرماتے کہ علی (میری عیادت کے لئے) بہت مرتبہ آیا ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ آپ فرماتی ہیں: اس کے بعد حضرت علی ؓ تشریف لائے تو میں نے سمجھا آپ کو شاید حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی کام ہو گا پس ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علی ؓ حضور نبی اکرم ﷺ پر جھک گئے اور آپ ﷺ سرگوشی کرنے لگے پھر اس دن کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ وصال فرما گئے پس حضرت علی ؓ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب تھے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

٩٨. **عَنْ عَلِيٍّ** قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فِي الْهِجْرَةِ، أَمَرَنِي أَنْ أُقِيْمَ بَعْدَهُ حَتَّى أُوَدِّيَ وَدَائِعَ كَانَتْ عِنْدَهُ لِلنَّاسِ، وَلِذَا كَانَ يُسَمَّى الأَمِيْنُ. فَأَقَمْتُ ثَلاَ ثًا، فَكُنْتُ أَظْهَرُ، مَا تَغَيَّبْتُ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ طَرِيْقَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى قَدِمْتُ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُقِيْمٌ، فَنَزَلْتُ عَلَى كُلْثُوْمِ بْنِ الْهِدْمِ، وَهُنَالِكَ مَنْزِلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ ہجرت کی غرض سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو مجھے حکم دیا کہ میں ابھی مکہ میں ہی رکوں تا آنکہ میں لوگوں کی امانتیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھیں وہ انہیں لوٹا

دوں۔ اسی لئے حضور نبی اکرم ﷺ کو امین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا پس میں نے تین دن مکہ میں قیام کیا، میں مکہ میں لوگوں کے سامنے رہا، ایک دن بھی نہیں چھپا۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ بنو عمرو بن عوف کے ہاں پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں مقیم تھے۔ پس میں کلثوم بن ھدم کے ہاں مہمان ٹھہرا اور وہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا قیام تھا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں بیان کیا ہے۔''

٩٩. **عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ** عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: عَلِيٌّ ؓ: بِتْنَا لَيْلَةً بِغَيْرِ عَشَاءٍ، فَأَصْبَحْتُ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى فَاطِمَةَ عليها السلام. وَهِيَ مَحْزُوْنَةٌ فَقُلْتُ: مَا لَكِ؟ فَقَالَتْ: لَمْ نَتَعَشَّ الْبَارِحَةَ وَلَمْ نَتَغَدَّ الْيَوْمَ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا عَشَاءٌ، فَخَرَجْتُ فَالْتَمَسْتُ فَأَصَبْتُ مَا اشْتَرَيْتُ طَعَامًا وَلَحْمًا بِدِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا بِهِ فَخَبَزَتْ وَطَبَخَتْ، فَلَمَّا فَرَغَتْ مِنْ إِنْضَاجِ الْقِدْرِ قَالَتْ: لَوْ أَتَيْتَ أَبِيْ فَدَعَوْتَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْجُوْعِ ضَجِيْعًا، فَقُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللهِ، عِنْدَنَا طَعَامٌ فَهَلُمَّ، فَتَوَكَّأَ عَلَيَّ حَتَّى دَخَلَ وَالْقِدْرُ تَفُوْرُ فَقَالَ: اغْرِفِي لِعَائِشَةَ فَغَرَفَتْ فِي صَحْفَةٍ، ثُمَّ قَالَ: اغْرِفِي لِحَفْصَةَ فَغَرَفَتْ فِي صَحْفَةٍ، حَتَّى غَرَفَتْ لِجَمِيْعِ نِسَائِهِ التِّسْعِ، ثُمَّ قَالَ: اغْرِفِي لِأَبِيْكِ وَ زَوْجِكِ فَغَرَفَتْ فَقَالَ: اغْرِفِي فَكُلِيْ فَغَرَفَتْ، ثُمَّ رَفَعَتِ الْقِدْرَ وَإِنَّهَا لَتَفِيْضُ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا مَاشَاءَ اللهُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

الحديث رقم ٩٩: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١ / ١٨٧۔

''امام جعفر بن محمد الباقر ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: کہ ہم نے ایک رات بغیر شام کے کھانے کے گزاری پس میں صبح کے وقت گھر سے نکل گیا پھر میں فاطمہ کی طرف لوٹا تو وہ بہت زیادہ پریشان تھی میں نے کہا اے فاطمہ کیا بات ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہم نے گذشتہ رات کھانا نہیں کھایا اور آج دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا اور آج پھر رات کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے پس میں باہر نکلا اور کھانے کے لئے کوئی چیز تلاش کرنے لگا پس میں نے وہ چیز پائی جس سے میں کچھ طعام اور ایک درہم کے بدلے گوشت خرید سکوں پھر میں یہ چیزیں لے کر فاطمہ کے پاس آیا، اس نے آٹا گوندھا اور کھانا پکایا اور جب ہنڈیا پکانے سے فارغ ہوگئی تو کہنے لگی اگر آپ میرے والد ماجد کو بھی بلا لائیں؟ پس میں گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں بھوک لیٹنے سے پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہمارے پاس کھانا موجود ہے آپ تشریف لائیے۔ آپ ﷺ میرا سہارا لے کر اٹھے اور ہم گھر میں داخل ہو گئے۔ اس وقت ہنڈیا ابل رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! عائشہ کے لئے کچھ سالن رکھ لو۔ پس فاطمہ نے ایک پلیٹ میں ان کے لئے سالن نکال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: حفصہ کے لئے بھی کچھ سالن نکال لو پس انہوں نے ایک پلیٹ میں ان کے لئے بھی سالن رکھ دیا یہاں تک کہ انہوں نے آپ ﷺ کی نو ازواج کے لئے سالن رکھ دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد اور خاوند کے لئے سالن نکالو پس انہوں نے نکالا پھر فرمایا: اپنے لئے سالن نکالو اور کھاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر انہوں نے ہنڈیا کو اٹھا کر دیکھا تو وہ بھری ہوئی تھی پس ہم نے اس میں سے کھایا جتنا اللہ نے چاہا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں بیان کیا ہے۔'' (سبحان اللہ)

(۱۰) بَابٌ فِي كَوْنِهِ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ ﷺ

﴿لوگوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب﴾

۱۰۰۔ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ**، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ ﷺ نے دعا کی یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی ﷺ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

۱۰۱: **عَنْ بُرَيْدَةَ** قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ

الحديث رقم ۱۰۰: أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب، ۵/۶۳۶، الحديث رقم: ۳۷۲۱، و الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۹/۱۴۶، الحديث رقم: ۹۳۷۲، وابن حيان في الطبقات المحدثين بأصبهان، ۳/۴۵۴.

الحديث رقم ۱۰۱: أخرجه الترمذی فی ابواب المناقب باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/ ۶۹۸، الحديث رقم: ۳۸۶۸، والطبرانی فی

وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت بریدۃ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی ؓ تھے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔‘‘

١٠٢۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَئَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّاماً قَوَّاماً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جمیع بن عمیر تیمی ؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا لوگوں میں کون حضور نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر عرض کیا گیا اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: اس کا خاوند اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا

...... المعجم الاوسط، ٨/ ١٣٠، الحديث رقم: ٧٢٥٨، والحاكم فى المستدرك، ٣: ١٦٨، رقم: ٤٧٣٥.

...يث رقم ١٠٢: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، أبواب المناقب، ...ل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/ ٧٠١، الحديث رقم: ٣٨٧٤، ...م فى المستدرك، ٣/ ١٧١.

معلوم نہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔‘‘

١٠٣۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ وَهِيَ تَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ: تَسْأَلُنِي عَنْ رَجُلٍ وَاللهِ مَا أَعْلَمُ رَجُلًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ عَلِيٍّ وَلَا فِي الْأَرْضِ امْرَأَةٌ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ امْرَأَتِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْأَسْنَادِ.

’’حضرت جمیع ابن عمیر ؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ سیدہ عائشہ ؓ کے پاس حاضر ہوا، میں نے پردہ کے پیچھے سے آواز سنی ام المومنین میری والدہ سے حضرت علی ؓ کے متعلق پوچھ رہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا: آپ مجھ سے اس شخص کے بارے میں پوچھ رہی ہیں بخدا میرے علم میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کوئی شخص حضرت علی ؓ سے زیادہ محبوب نہ تھا اور نہ روئے زمین پر ان کی بیوی (آپ ﷺ کی صاحبزادی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر کوئی عورت آپ ﷺ کی بارگاہ میں محبوب تھی۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔‘‘

١٠٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَخْدِمُ رَسُوْلَ ﷺ فَقُدِّمَ

الحديث رقم ١٠٣: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٦٧، الحديث رقم: ٤٧٣١، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٥/ ١٤٠، الحديث رقم: ٨٤٩٧.

الحديث رقم ١٠٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٤١، الحديث رقم: ٤٦٥٠، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ٢٦٧، الحديث رقم: ٧٤٦٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٢٥٣، الحديث رقم: ٧٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٢٦.

لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَرْخٌ مَشْوِيٌّ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ يَأْكُلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّيْرِ قَالَ: فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى حَاجَةٍ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى حَاجَةٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: افْتَحْ فَدَخَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا حَبَسَکَ عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ آخِرُ ثَلَاثِ كَرَّاتٍ يَرُدُّنِي أَنَسٌ يَزْعَمُ إِنَّکَ عَلَى حَاجَةٍ فَقَالَ: مَا حَمَلَکَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ؟ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ سَمِعْتُ دُعَاءَکَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَّكُوْنَ رَجُلاً مِنْ قَوْمِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ: إِنَّ الرَّجُلَ قَدْ يُحِبُّ قَوْمَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ پس آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بھنا ہوا پرندہ پیش کیا گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میرے پاس اسے بھیج جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی یا اللہ! کسی انصاری کو اس دعا کا مصداق بنا دے، اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے کہا حضور نبی اکرم ﷺ مشغول ہیں۔ وہ واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا، پھر میں نے کہا حضور نبی اکرم ﷺ مشغول ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ پھر آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انس! اس کیلئے دروازہ کھول دو، وہ اندر داخل ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: تجھے کس نے میرے پاس آنے سے روکا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تین میں سے آخری بار ہے کہ انس مجھے یہ کہہ کر واپس کرتے رہے کہ آپ کسی کام میں مشغول ہیں۔ آپ ﷺ نے مجھ سے میرے اس عمل کی وجہ دریافت کی تو میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دعا کرتے سن لیا تھا۔ پس میری خواہش تھی کہ یہ (خوش نصیب) شخص انصار میں سے ہو۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی اپنی قوم سے پیار کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔''

١٠٥۔ **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ** قَالَ: اشْتَكَى عَلِيًّا النَّاسُ، قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَشْكُوْا عَلِيًّا، فَوَاللهِ! إِنَّهُ لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللهِ، أَوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

١٠٦۔ **عَنْ أَبِي رَافِعٍ** أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعَثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ جِبْرِيْلُ عَنْکَ رَاضُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

الحديث رقم ١٠٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٨٦، الحديث رقم: ١١٨٣٥، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٤، الحديث رقم: ٤٦٥٤، و ابن هشام في السيرة النبوية، ٦/ ٨.

الحديث رقم ١٠٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٣١٩، الحديث رقم: ٩٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣١.

''حضرت ابو رافع ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ﷺ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول ﷺ اور جبرئیل آپ سے راضی ہیں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

(۱۱) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا رضی الله عنه فَقَدْ أَبْغَضَنِي

﴿حبِ علی رضی الله عنه حبِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور بغضِ علی رضی الله عنه بغضِ مصطفیٰ ﷺ ہے﴾

۱۰۷۔ **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ** أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت علی بن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن ﷺ اور حضرت حسین ﷺ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے گا اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے والد (یعنی علی ﷺ) اور دونوں کی والدہ (یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہو گا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ۱۰۷: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب باب مناقب على، ۵/۶۴۱، الحديث رقم: ۳۷۳۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۷۷، الحديث رقم: ۵۷۶، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ۲/۷۷، الحديث رقم: ۵۷۶، و ايضاً فى ۲/۱۶۳، الحديث رقم: ۹۶۰، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ۲/۴۵، الحديث رقم: ۴۲۱.

١٠٨۔ **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاْسٍ** الْأَسْلَمِيِّ قَالَ (وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ) قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذٰلِکَ، حَتّٰى وَجَدْتُ فِي نَفْسِي عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَظْهَرْتُ شَكَايَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غُدَاةٍ، وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا رَانِي أَبَدَّنِي عَيْنَيْهِ يَقُوْلُ: حَدَّدَ إِلَيَّ النَّظَرَ حَتّٰى إِذَا جَلَسْتُ قَالَ يَا عَمْرُو! وَاللهِ! لَقَدْ آذَيْتَنِي قُلْتُ: أَعُوْذُ بِاللهِ أَنْ أُوْذِيَکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ بَلٰى، مَنْ آذٰى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن شاس اسلمی ؓ جو کہ اصحاب حدیبیہ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی ؓ کے ہمراہ یمن کی طرف روانہ ہوا۔ سفر کے دوران انہوں نے میرے ساتھ سختی کی یہاں تک کہ میں اپنے دل میں ان کے خلاف کچھ محسوس کرنے لگا، پس جب میں (یمن سے) واپس آیا تو میں نے ان کے خلاف مسجد میں شکایت کا اظہار کردیا یہاں تک کہ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچ گئی پھر ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام ؓ کے مجمع میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بڑے غور سے دیکھا یہاں تک کہ جب میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! خدا کی قسم تو نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو اذیت دینے سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

الحديث رقم ١٠٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٤٨٣، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٣١، الحديث رقم: ٤٦١٩، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٢٩، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابة، ٢/٥٧٩، الحديث رقم: ٩٨١۔ والبخارى في التاريخ الكبير، ٢/٣٠٦،٣٠٧۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو علی کو اذیت دیتا ہے وہ مجھے اذیت دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔‘‘

١٠٩۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ** قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رضی الله عنها فَقَالَتْ لِي: أَيُسَبُّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللهِ أَوْ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ جدلی ؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کہا: کیا تمہارے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی پناہ یا میں نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔‘‘

١١٠۔ **عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ**، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللهِ آذَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: (إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا) لَوْكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيًّا لَآذَيْتَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ١٠٩: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٣٢٣، الحديث رقم: ٢٦٧٩١، والحاكم فى المستدرك، ٣/١٣٠، الحديث رقم: ٤٦١٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥/١٣٣، الحديث رقم: ٨٤٧٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣٠۔

الحديث رقم ١١٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٢١، ١٢٢، الحديث رقم: ٤٦١٨۔

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی) ''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ایک ذلت آمیز عذاب تیار کررکھا ہے پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم ﷺ زندہ ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ ﷺ کی اذیت کا باعث بنتا۔ اس حدیث کو امام حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

١١١۔ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: حَجَجْتُ وَ أَنَا غُلَامٌ فَمَرَرْتُ بِالْمَدِيْنَةِ وَ إِذَا النَّاسَ عُنُقٌ وَاحِدٌ فَاتَّبَعْتُهُمْ، فَدَخَلُوْا عَلَى أُمِّ سَلْمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: يَا شَبِيْبَ بْنَ رَبْعِيٍّ، فَأَجَابَهَا رَجُلٌ جِلْفٌ جَافٌّ: لَبَّيْکَ يَا أُمَّتَاهُ، قَالَتْ: أَيُسَبُّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي نَادِيْكُمْ؟ قَالَ: وَ أَنَّى ذٰلِکَ! قَالَتْ: فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: إِنَّا لَنَقُوْلُ شَيْئًا نُرِيْدُ عَرَضَ هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، قَالَتْ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللهَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي

الحديث رقم ١١١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٢١، الحديث رقم: ٤٦١٦، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣٠: رجاله رجال الصحيح، و ابن عساكر في تاريخه، ٤٢/ ٥٣٣-٤٢/ ٢٦٦، ٢٦٦، ٢٦٦، ٢٦٧-٢٦٨، ٥٣٣.

الْمُسْتَدْرَكِ.

''حضرت ابوعبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک غلام کے ساتھ حج کیا پس میں مدینہ کے پاس سے گزرا تو میں نے لوگوں کو اکٹھا (کہیں جاتے ہوئے) دیکھا، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ وہ سارے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پس میں نے ان کو آواز دیتے ہوئے سنا کہ اے شبیب بن ربعی! ایک روکھے اور سخت مزاج آدمی نے جواب دیا ہاں میری ماں! تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہارے قبیلہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دی جاتی ہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا حضرت علی بن ابی طالب کو گالی دی جاتی ہے؟ تو اس نے کہا ہم جو بھی کہتے ہیں اس سے ہماری مراد دنیاوی غرض ہوتی ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی۔ اس حدیث کو حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے۔''

١١٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي وَ حَبِيْبِي حَبِيْبُ اللهِ وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي وَ عَدُوِّي عَدُوُّ اللهِ وَ الْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

الحديث رقم ١١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٣٨، الحديث رقم: ٤٦٤٠، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/ ٣٢٥، الحديث رقم: ٨٣٢٥.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس کیلئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔''

١١٣۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: طُوْبٰى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ فِيْكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ فِيْكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْيَعْلٰى.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔ اس حدیث کو حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

١١٤۔ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: مُحِبُّكَ مُحِبِّي وَ مُبْغِضُكَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

١١٥۔ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَإِنَّهُمَا سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَلَا تَسُبُّوْا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَإِنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَلَا تَسُبُّوْا عَلِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللهَ، وَمَنْ سَبَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ عَذَّبَهُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوبکر اور عمر کو گالی نہ دو پس بے شک وہ دونوں اولین و آخرین میں سے ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور مرسلین کے اور حسن اور حسین کو بھی گالی نہ دو بے شک وہ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں اور علی کو گالی نہ دو پس بے شک جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے اور جو مجھے گالی دیتا ہے وہ اللہ کو گالی دیتا ہے۔ اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١١٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٥، الحديث رقم: ٤٦٥٧ وأبو يعلى في المسند، ٣/ ١٧٨-١٧٩، الحديث رقم: ١٦٠٢، و الطبراني في المعجم الاوسط، ٢/ ٣٣٧، الحديث رقم: ٢١٥٧.

الحديث رقم ١١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٢٣٩، الحديث رقم: ٦٠٩٧، والبزار في المسند، ٦/ ٤٨٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣٢، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/ ٣١٦، الحديث رقم: ٨٣٠٤.

الحديث رقم ١١٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٤/ ١٣١/ ١٣٢، ٣٠/ ١٧٨، ١٧٩.

کیا ہے۔''

١١٦۔ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ قَالَ: مَنْ آذَى شَعْرَةً مِنْکَ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.

''امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں درآنحالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب ﷺ نے مجھے بتایا درآنحالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتایا درآنحالیکہ آپ ﷺ اپنے موئے مبارک پکڑے ہوئے تھے کہ جس شخص نے تجھے (اے علی) بال برابر بھی اذیت دی تو اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی پس اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کی ہے۔''

الحديث رقم ١١٦: أخرجه ابن عسكر في تاريخه، ٥٤ / ٣٠٨: و الهندی في كنز العمال، ١٢ / ٣٤٩، الحديث رقم: ٣٥٣٥١، و نيشابوری في شرف المصطفیٰ، ٥ / ٥٠٠، الحديث رقم: ٢٤٨٦.

(١٢) بَابٌ فِي کَوْنِ حُبِّهِ عَلَامَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ بُغْضِهِ ﷺ عَلَامَةَ الْمُنَافِقِيْنَ

﴿حبِ علی ﷺ علامتِ ایمان ہے اور بغضِ علی ﷺ علامتِ نفاق ہے﴾

١١٧۔ عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِيْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّ لَا يُبْغِضَنِيْ إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت زر بن حبیش ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار و علي من الإيمان، ١ / ٨٦، الحديث رقم: ٧٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٦٧، الحديث رقم: ٦٩٢٤، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٥ / ٤٧، الحديث رقم: ٨١٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٦٥، الحديث رقم: ٣٢٠٦٤، وأبويعلى في المسند، ١ / ٢٥٠، الحديث رقم: ٢٩١، و البزار في المسند، ٢ / ١٨٢، الحديث رقم: ٥٦٠، و ابن ابي عاصم في السنة، ٢ / ٥٩٨، الحديث رقم: ١٣٢٥.

۱۱۸۔ **عَنْ عَلِيٍّ**: قَالَ لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَالَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

’’حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی امی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا کہ مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اورکوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابت ؓ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے کے لوگوں میں سے ہوں جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘

۱۱۹۔ **عَنْ بُرَيْدَةَ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ سَمِّهِمْ لَنَا، قَالَ: عَلِيٌّ مِنْهُمْ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَ أَبُوْذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَ سَلْمَانُ وَ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ، وَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت بریدہ ؓ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

الحديث رقم ۱۱۸: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب ۵/ ۶۴۳، الحديث رقم: ۳۷۳۶۔

الحديث رقم ۱۱۹: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ۵/ ۶۳۶، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب، الحديث رقم: ۳۷۱۸، وابن ماجة فى السنن، مقدمه، فضل سلمان وأبى ذرومقداد، الحديث رقم: ۱۴۹، وأبونعيم فى حلية الاولياء، ۱/ ۱۷۲۔

نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتا ہے آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ علی بھی انہی میں سے ہے، اور باقی تین ابو ذر، مقداد اور سلمان ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔‘‘

۱۲۰۔ **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ**، قَالَ إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی ؓ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔‘‘

۱۲۱۔ **عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ** تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے

الحديث رقم ۱۲۰: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبي طالب، ۵/ ۶۳۵، الحديث رقم: ۳۷۱۷، و أبو نعيم فى حلية الاولياء، ۶/ ۲۹۵۔

الحديث رقم ۱۲۱: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على، ۵/ ۶۳۵، الحديث رقم: ۳۷۱۷، و أبويعلى فى المسند، ۱۲/ ۳۶۲، الحديث رقم: ۶۹۳۱ و الطبرانى فى المعجم الكبير، ۲۳/ ۳۷۵، الحديث رقم: ۸۸۶۔

تھے کہ کوئی منافق حضرت علی ؓ سے محبت نہیں کرسکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: وَاللهِ مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِيْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں اپنے اندر منافقین کو حضرت علی ؓ سے بغض کی وجہ سے ہی پہچانتے تھے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں بیان کیا ہے۔''

۱۲۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا دَفَعَ اللهُ الْقَطْرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ بِسُوْءِ رَأْيِهِمْ فِي أَنْبِيَاءِهِمْ وَ إِنَّ اللهَ يَدْفَعُ الْقَطْرَ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ان کی بادشاہت انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ان کے برے سلوک کی وجہ سے چھین لی اور بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اس امت سے اس کی بادشاہت کو علی کے ساتھ بغض کی وجہ سے چھین لے گا۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ۱۲۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٢٦٤، الحديث رقم: ٤١٥١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣٢.

الحديث رقم ۱۲۳: أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/ ٣٤٤، الحديث رقم: ١٣٨٤، والذهبي في ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ٢/ ٢٥١.

(۱۳) بَابٌ فِي تَلْقِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِأَبِي تُرَابٍ وَ سَيِّدِ الْعَرَبِ

﴿ابوتراب اور سید العرب کے مصطفوی القاب﴾

۱۲۴۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ إِسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَ إِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْءٌ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَآؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَا التُّرَابِ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابوحازم حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

الحديث رقم ١٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساجد، باب نوم الرجال في المسجد، ١/ ١٦٩، الحديث رقم: ٤٣٠، و البخاري في الصحيح، كتاب الاستئذان، باب القائلة في المسجد، ٥/ ٢٣١٦، الحديث رقم: ٥٩٢٤، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ٤/ ١٨٧٤، الحديث رقم: ٢٤٠٩، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٤٦، الحديث رقم: ٤١٣٧، و الحاكم في معرفة علوم الحديث، ١/ ٢١١.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب ان کو ابو تراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے ان سے کہا ہمیں وہ واقعہ سنائیے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے کہا ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ عرض کیا میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابو تراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابو تراب اٹھو۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔''

١٢٥۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ: هٰذَا فُلَانٌ، لِأَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ، يَدْعُوْ عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَ: يَقُوْلُ لَهُ: أَبُوْ تُرَابٍ، فَضَحِكَ. قَالَ: وَاللهِ مَا سَمَّاهُ

الحديث رقم ١٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، ٣/١٣٥٨، الحديث رقم: ٣٥٠٠، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٦٨، الحديث رقم: ٦٩٢٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٦٧، الحديث رقم: ٥٨٧٩، و الروياني في المسند، ٢/١٨٨، الحديث رقم: ١٠١٥، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ١/١٥٠، الحديث رقم: ١٨٣، و البخاري في الأدب المفرد، ١/٢٩٦، الحديث رقم: ٨٥٢، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/١٤٤.

إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ، وَمَا كَانَ وَاللهِ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيْثَ سَهْلًا، وَ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، كَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ، فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَ خَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُوْلُ: اجْلِسْ أَبَاتُرَابٍ. مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس وقت کے حاکم مدینہ کی شکایت کی کہ وہ برسرِ منبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیا کہتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے۔ اس پر حضرت سہل رضی اللہ عنہ ہنس دیئے اور فرمایا، خدا کی قسم! ان کا یہ نام تو حضور نبی اکرم ﷺ نے رکھا تھا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی کوئی نام اس سے بڑھ کر محبوب نہ تھا۔ میں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے کی پوری حدیث سننے کی خواہش کی، میں نے عرض کیا: اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گھر تشریف لے گئے اور پھر مسجد میں آ کر لیٹ گئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: مسجد میں ہیں۔ آپ ﷺ وہاں ان کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ نے دیکھا کہ چادر ان کے پہلو سے سرک گئی تھی اور ان کے جسم پر دھول لگ گئی تھی۔ آپ ﷺ ان کی پشت سے دھول جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے اٹھو، اے ابو تراب! اٹھو، اے ابو تراب۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

''حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابو تراب ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

١٣٠۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَنَّى عَلِيًّا رضی اللہ عنہ بِأَبِي تُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١٣٠: أخرجه البزار في المسند، ٤/٢٤٨، الحديث رقم: ١٤١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠١.

(١٤) بَابُ فِي كَوْنِهِ رضی اللہ عنہ فَاتِحاً لِخَيْبَرَ وَ صَاحِبَ لِوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿آپ کا فاتحِ خیبر اور علمبردارِ مصطفیٰ ﷺ ہونا﴾

١٣١۔ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَداً رَجُلاً يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ. فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ، وَمَا نَرْجُوْهُ، فَقَالُوْا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کی تکلیف کے باعث معرکۂ خیبر کے لیے (بوقتِ روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ

الحديث رقم ١٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، ٣/١٣٥٧، الحديث رقم: ٣٤٩٩، و في كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ٤/١٥٤٢، الحديث رقم: ٣٩٧٢، و في كتاب الجهاد و السير، باب ما قيل في لواء النبي ﷺ، ٣/١٠٨٦، الحديث رقم: ٢٨١٢، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٤/١٨٧٢، الحديث رقم: ٢٤٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٢، الحديث رقم: ١٢٨٣٧.

ہو سکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔ یہ حدیث متفق علیہ۔''

١٣٢۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ. يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ. وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا. قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُعْطَاهَا. فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوْا: هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ. قَالَ: فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ. فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي

الحديث رقم ١٣٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب المغازى، باب غزوة خيبر، ٤/ ١٥٤٢، الحديث رقم: ٣٩٧٣، و فى كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب على بن أبي طالب، ٣/ ١٣٥٧، الحديث رقم: ٣٤٩٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن أبي طالب، ٤/ ١٨٧٢، الحديث رقم: ٢٤٠٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٣٣٣، الحديث رقم: ٢٢٨٧٢، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٣٧٧، الحديث رقم: ٦٩٣٢، و أبو يعلى فى المسند، ١٣/ ٥٣١، الحديث رقم: ٧٥٣٧.

عَيْنَيْهِ. وَ دَعَا لَهُ، فَبَرَأَ. حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ. فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِکَ. حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ. ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ. وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيْهِ. فَوَاللهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِکَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَکَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول کو اس سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا پھر صحابہ نے اس اضطراب کی کیفیت میں رات گزاری کہ دیکھئے حضور نبی اکرم ﷺ کس کو جھنڈا عطا فرماتے ہیں، جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے ان میں سے ہر شخص کو یہ توقع تھی کہ حضور ﷺ اس کو جھنڈا عطا فرمائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو بلاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈلا اور ان کے حق میں دعا کی، ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہو گئیں گویا کبھی تکلیف ہی نہ تھی، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا، جب تم ان کے پاس میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو یہ بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاتا ہے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔''

۱۳۳۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،** أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ. يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ. قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعَى لَهَا. قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا. وَقَالَ امْشِ. وَلَا تَلْتَفِتْ. حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْکَ. قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ. فَصَرَخَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْکَ دِمَاءَ هُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ. إِلَّا بِحَقِّهَا. وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن فرمایا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، اس دن میں آپ ﷺ کے سامنے اس امید سے آیا کہ آپ ﷺ مجھے اس کیلئے بلائیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو جھنڈا عطا کیا اور فرمایا جاؤ اور ادھر ادھر التفات نہ کرنا، حتی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں

الحديث رقم ۱۳۳: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ٤/ ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، الحديث رقم: ۲٤۰٥، وابن حبان في الصحيح، ۱٥/ ۳۷۹، الحديث رقم: ٦۹۳٤، والنسائي في السنن الکبری، ٥/ ۱۷۹، الحديث رقم: ۸٦۰۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ۸۸، الحديث رقم: ۷۸، و ابن سعد في الطبقات الکبری، ۲/ ۱۱۰۔

فتح عطا فرمائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ دور گئے پھر ٹھہر گئے اور ادھر ادھر التفات نہیں کیا، پھر انہوں نے زور سے آواز دی یا رسول اللہ! میں لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ وہ ''لا اله الا الله محمد رسول الله'' کی شہادت نہ دیں اور جب وہ یہ گواہی دے دیں تو پھر انہوں نے تم سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا الا یہ کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔''

۱۳٤۔ **عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ،** فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ: ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَقَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، أَوْ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ. قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلِيًّا، فَجِئْتُ بِهِ أَقُوْدُهُ، وَهُوَ أَرْمَدُ، حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوْبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيٌّ:

الحديث رقم ۱۳٤: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب الجهاد و السير، باب غزوة الأحزاب و هي الخندق، ۳/ ۱٤٤۱، الحديث رقم: ۱۸۰۷، و ابن حبان في الصحيح، ۱٥/ ۳۸۲، الحديث رقم: ٦۹۳٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٥۱، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۳۹۳، الحديث رقم: ۳٦۸۷٤، و الطبراني في المعجم الکبير، ۷/ ۱۷، الحديث رقم: ٦۲٤۳۔

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ
أُوفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

قَالَ: فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت سلمہ بن اکوع ؓ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر مجھے حضرت علی ؓ کو بلانے کے لئے بھیجا اور ان کو آشوب چشم تھا پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ضرور بالضرور جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہو گا یا اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر میں حضرت علی ؓ کے پاس آیا اور ان کو حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آیا اس حال میں کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ ٹھیک ہو گئے۔ اور پھر انہیں جھنڈا عطا کیا۔ حضرت علی ؓ کے مقابلہ میں مرحب نکلا اور کہنے لگا۔''

(تحقیق خیبر جانتا ہے کہ بے شک میں مرحب ہوں اور یہ کہ میں ہر وقت ہتھیار بند ہوتا ہوں اور ایک تجربہ کار جنگجو ہوں اور جب جنگیں ہوتی ہیں تو وہ بھڑک اٹھتا ہے)

پس حضرت علی ؓ نے فرمایا:

(میں وہ شخص ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا ہے اور میں جنگل کے اس شیر کی مانند ہوں جو ایک ہیبت ناک منظر کا حامل ہو یا ان کے درمیان ایک پیمانوں میں ایک بڑا پیمانہ)

راوی بیان کرتے ہیں پھر حضرت علی ؓ نے مرحب کے سر پر ضرب لگائی

اور اس کو قتل کر دیا پھر فتح آپ ؓ کے ہاتھوں ہوئی۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔''

۱۳۵۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، :فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَمِنْهَا عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ اللِّوَاءَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ. فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، دَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ، وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ، وَإِذَا مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ هُوَ يَقُوْلُ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ
إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ: فَاخْتَلَفَ هُوَ وَ عَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ، فَضَرَبَهُ عَلَى هَامَتِهِ حَتَّى عَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِأَضْرَاسِهِ، وَسَمِعَ أَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ. قَالَ: وَمَا تَتَامَّ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ حَتَّى فُتِحَ لَهُ وَلَهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن بریدہ ؓ اپنے والد بریدہ اسلمی ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اہل خیبر کے قلعہ میں اترے تو حضور نبی

الحديث رقم ۱۳۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۵۸، الحديث رقم: ۲۳۰۸۱، و النسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۱۰۹، الحديث رقم: ۸۴۰۳، و الحاكم في المستدرك، ۳/ ۴۹۴، الحديث رقم: ۵۸۴۴، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/ ۱۵۰، و الطبري في التاريخ الطبري، ۲/ ۱۳۶.

اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں ضرور بالضرور اس آدمی کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں، پس جب اگلا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو بلایا ، وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کو جھنڈا عطا کیا اور لوگ آپ ؓ کے معیت میں قتال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ آپ کا سامنا اہل خیبر کے ساتھ ہوا اور اچانک مرحب نے آپ ؓ کے سامنے آ کر یہ رجزیہ اشعار کہے:

(تحقیق خیبر نے یہ جان لیا ہے کہ بے شک میں مرحب ہوں اور یہ کہ میں ہر وقت ہتھیار بند ہوتا ہوں اور میں ایک تجربہ کار جنگجو ہوں۔ میں کبھی نیزے اور کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں اور جب یہ شیر آگے بڑھتے ہیں تو بھڑک اٹھتے ہیں)

راوی بیان کرتے ہیں دونوں نے تلواروں کے واروں کا آپس میں تبادلہ کیا پس حضرت علی ؓ نے اس کی کھوپڑی پر وار کیا یہاں تک کہ تلوار اس کی کھوپڑی کو چیرتی ہوئی اس کے دانتوں تک آ پہنچی اور تمام اہل لشکر نے اس ضرب کی آواز سنی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ان لوگوں میں سے کسی اور نے آپ ؓ کے ساتھ مقابلہ کا ارادہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ فتح مسلمانوں کا مقدر ٹھہری۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

۱۳۶۔ **عَنْ عَلِيٍّ** قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ، يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ، قَالَ: فَتَفَلَ فِي عَيْنِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ! أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا مُنْذُ

الحديث رقم ۱۳۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۹۹، الحديث رقم: ۷۷۸، و في ۱/۱۳۳، الحديث رقم: ۱۱۱۷، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۵۶۴، الحديث رقم: ۹۵۰.

يَوْمَئِذٍ. وَقَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ فَتَشَرَّفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْطَانِيْهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت علی ؓ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جنگ خیبر کے دوران مجھے بلا بھیجا اور مجھے آشوب چشم تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آشوب چشم ہے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور فرمایا: اے اللہ! اس سے گرمی و سردی کو دور کر دے۔ پس اس دن کے بعد میں نے نہ تو گرمی اور نہ ہی سردی محسوس کی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میں ضرور بالضرور یہ جھنڈا اس آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

۱۳۷۔ **عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ**، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَ أُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أَبْنَائِنَا وَ إِخْوَانِنَا وَ أَرِقَّائِنَا وَ لَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ، وَ إِنَّمَا خَرَجُوْا فِرَارًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَ ضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ إِلَيْنَا. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ أَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ، قَدْ إِمْتَحَنَ

الحديث رقم ۱۳۷: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، ۵/۶۳۴، الحديث رقم: ۳۷۱۵، و الطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۱۵۸، الحديث رقم: ۳۸۶۲، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۶۴۹، الحديث رقم: ۱۱۰۵.

اللهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْإِيْمَانِ. قَالُوْا: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُوْبَكْرٍ: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ وَ قَالَ عُمَرُ: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ، وَ كَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا. قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رحبہ کے مقام پر فرمایا: صلح حدیبیہ کے موقع پر کئی مشرکین ہماری طرف آئے جن میں سہیل بن عمرو اور مشرکین کے کئی دیگر سردار تھے پس انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ہماری اولاد، بھائیوں اور غلاموں میں سے بہت سے ایسے لوگ آپ ﷺ کے پاس چلے آئے ہیں جنہیں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں۔ یہ لوگ ہمارے اموال اور جائیدادوں سے فرار ہوئے ہیں۔ لہٰذا آپ یہ لوگ ہمیں واپس کر دیجئے اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے قریش! تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین اسلام کی خاطر تلوار کے ساتھ تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے ایمان کو آزما لیا ہے۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جوتیوں میں پیوند لگانے والا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس وقت اپنی نعلین مبارک مرمت کے لئے دی تھیں۔ حضرت ربعی بن حراش فرماتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا۔ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کر لے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

۱۳۸۔ **عَنِ الْبَرَاءِ**، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشَيْنِ وَ أَمَّرَ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَقَالَ: إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ: فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً، فَكَتَبَ مَعِي خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشِي بِهِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ، فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَ مِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهِ، وَ إِنَّمَا أَنَا رَسُوْلٌ، فَسَكَتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر ایک ساتھ روانہ کیے۔ ایک کا امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور فرمایا: جب جنگ ہوگی تو دونوں لشکروں کے امیر علی ہوں گے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ ایک خط حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت تھی۔ آپ ﷺ نے اسے پڑھا تو چہرہ انور کا رنگ متغیر ہوگیا۔ فرمایا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔''

الحديث رقم ۱۳۸: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي، ۵/ ٦٣٨، الحديث رقم: ۳۷۲۵، و في كتاب الجهاد: باب ما جاء من يستعمل على الحرب، ٤/ ۲۰۷، الحديث رقم: ۱۷۰٤، و ابن أبي شيبه في المصنف، ٦/ ۳۷۲، الحديث رقم: ۳۲۱۱۹.

١٣٩۔ **عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا قَالَ: وَقَعُوْا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ وَقَعُوْا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيْهِ اللهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ. قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوْا: هُوَ فِي الرَّحْى يَطْحَنُ قَالَ وَما كَانَ أَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ؟ قَالَ، فَجَاءَ وَ هُوَ أَرْمَدُ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ. قَالَ؟ فَنَفَثَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس آدمی میں جھگڑا کر رہے تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہے وہ اس آدمی میں جھگڑا کر رہے تھے جس کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں (فلاں غزوہ کے لئے) اس آدمی کو بھیجوں گا جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ پس (اس جھنڈے) کے حصول کی سعادت کے لئے ہر کسی نے خواہش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ چکی میں آٹا پیس رہا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیس رہا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو آشوب چشم تھا اور اتنا سخت تھا کہ آپ دیکھ نہیں سکتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں پھونکا پھر جھنڈے کو تین دفعہ ہلایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطاء کر دیا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ١٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٣٠، الحديث رقم: ٣٠٦٢، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٣، الحديث رقم: ٤٦٥٢، و النسائي في السنن الكبرىٰ، ٥/ ١١٣، الحديث رقم: ٨٤٠٩، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦٠٣، الحديث رقم: ١٣٥١.

١٤٠۔ **عَنْ هُبَيْرَةَ:** خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَمِيكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہو گئی ہے جن سے نہ تو گزشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پا سکیں گے، حضور نبی اکرم ﷺ ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور جبرائیل آپ کی دائیں طرف اور میکائیل آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

١٤١۔ **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ** قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ الرَّايَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا؟ فَجَاءَ فُلَانٌ فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَأُعْطِيَنَّهَا رَجُلًا لَا يَفِرُّ، هَاكَ يَا عَلِيُّ فَانْطَلَقَ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ وَ فَدَكَ وَجَاءَ بِعَجْوَتِهِمَا وَقَدِيْدِهِمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ.

الحديث رقم ١٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٩٩، الحديث رقم: ١٧١٩، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٣٦، الحديث رقم: ٢١٥٥.

الحديث رقم ١٤١: أخرجه أحمد في المسند، ٣/ ١٦، الحديث رقم: ١١١٣٨، و أبويعلى في المسند، ٢/ ٤٩٩، الحديث رقم: ١٣٤٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ١٥١، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابة، ٢/ ٥٨٣، الحديث رقم: ٩٨٧.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا پکڑا اور اس کو لہرایا پھر فرمایا: کون اس جھنڈے کو اس کے حق کے ساتھ لے گا پس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا میں اس جھنڈے کو لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پیچھے ہو جاؤ پھر ایک اور آدمی آیا آپ ﷺ نے اس کو بھی فرمایا پیچھے ہو جاؤ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے محمد کے چہرے کو عزت و تکریم بخشی میں یہ جھنڈا ضرور بالضرور اس آدمی کو دوں گا جو بھاگے گا نہیں۔ اے علی! یہ جھنڈا اٹھا لو پس وہ چلے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خیبر اور فدک کی فتح نصیب فرمائی اور آپ ان دونوں (خیبر و فدک) کی کھجوریں اور خشک گوشت لے کر آئے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل اور ابو یعلی نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے۔''

۱٤۲۔ **عَنْ أَبِي رَافِعٍ** ﷺ مَولَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ ﷺ حِيْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللهِ بِرَأْيَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ، خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدَ فَطَرَحَ تُرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ ﷺ بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ، فَتَرَّسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزِلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفَرٍ مَعِي سَبْعَةٌ أَنَا ثَامِنُهُمْ، نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقْلِبُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت ابو رافع ﷺ جو حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ﷺ کو اپنا جھنڈا دے کر خیبر کی طرف روانہ کیا تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب ہم قلعہ خیبر کے پاس پہنچے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے تو خیبر والے آپ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ بے مثال

الحديث رقم ١٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٨، الحديث رقم: ٢٣٩٠٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٦ / ١٥٢.

بہادری کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ اچانک آپ پر ایک یہودی نے وار کر کے آپ کے ہاتھ سے ڈھال گرا دی۔ اس پر حضرت علی ﷺ نے قلعہ کا ایک دروازہ اکھیڑ کر اسے اپنی ڈھال بنا لیا اور اسے ڈھال کی حیثیت سے اپنے ہاتھ میں لئے جنگ میں شریک رہے۔ بالآخر دشمنوں پر فتح حاصل ہو جانے کے بعد اس ڈھال نما دروازہ کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیا۔ اس سفر میں میرے ساتھ سات آدمی اور بھی تھے، ہم آٹھ کے آٹھ مل کر اس دروازے کو الٹنے کی کوشش کرتے رہے لیکن وہ دروازہ (جسے حضرت علی نے تنہا اکھیڑا تھا) نہ الٹایا جا سکا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔''

۱٤۳۔ **عَنْ جَابِرٍ** ﷺ: أَنَّ عَلِيًّا ﷺ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی ﷺ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

۱٤٤۔ **عَنْ قَتَادَةَ** أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ بَدْرٍ وَفِي كُلِّ مَشْهَدٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

الحديث رقم ١٤٣: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٧٤، الحديث رقم: ٣٢١٣٩، والعسقلاني فى فتح الباري، ٧ / ٤٧٨، والعجلوني في كشف الخفاء، ١ / ٤٣٨، الحديث رقم: ١١٦٨، وَقَالَ العجلوني: رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ، والطبراني فى تاريخ الأمم والملوك، ٢ / ١٣٧، وابن هشام فى السيرة النبوية، ٤ / ٣٠٦.
الحديث رقم ١٤٤: أخرجه ابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٣ / ٢٣.

''حضرت قتادہ ؓ کا بیان ہے کہ حضرت علی ؓ غزوہ بدر سمیت ہر معرکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے علم بردار تھے۔ اسے ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں روایت کیا ہے۔''

(۱۵) بَابٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ ؓ

﴿مسجد نبوی ﷺ میں باب علی ؓ کے سوا باقی سب دروازوں کا بند کروا دیا جانا﴾

١٤٥۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،** أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

١٤٦۔ **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ** قَالَ: كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَقَالَ يَوْماً: سُدُّوْا هٰذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ النَّاسُ، قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ١٤٥: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على، ٥/٦٤١، الحديث رقم: ٣٧٣٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٥.

الحديث رقم ١٤٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٣٦٩، الحديث رقم: ٩٥٠٢، و النسائي في السنن الكبرىٰ، ٥/١١٨، الحديث رقم: ٨٤٢٣، و الحاكم فى المستدرك، ٣/١٣٥، الحديث رقم: ٤٦٣١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٤.

فَحَمِدَ اللهَ تعالیٰ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَمَرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، وَ قَالَ فِيْهِ قَائِلُكُمْ وَ إِنِّي وَاللهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ وَلٰكِنِّي أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے کئی صحابہ کرام کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی کے صحن میں کھلتے تھے تو آپ ﷺ نے ایک دن فرمایا: علی کا دروازہ چھوڑ کر باقی تمام دروازوں کو بند کر دو۔ راوی نے کہا کہ اس بارے میں لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں تو حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے پس آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: میں نے علی کے دروازے کو چھوڑ کر باقی سب دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ تم میں سے کچھ لوگوں نے اس کے متعلق باتیں کی ہیں۔ بخدا میں نے اپنی طرف سے کسی چیز کو بند کیا نہ کھولا میں نے تو بس اس امر کی پیروی کی جس کا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

١٤٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: وَ سَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ، فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَ هُوَ طَرِيْقُهُ. لَيْسَ لَهُ طَرِيْقٌ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مسجد کے تمام دروازے

الحديث رقم ١٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٣٠، الحديث رقم: ٣٠٦٢.

بند کر دیئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے اور آپ ﷺ نے فرمایا: علی حالت جنابت میں بھی مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہی اس کا راستہ ہے اور اس کے علاوہ اس کے گھر کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

١٤٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَسُوْلُ اللهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَ لَقَدْ أُوْتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لَأَنْ تَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ابْنَتَهُ، وَ وَلَدَتْ لَهُ. وَ سَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ ﷺ تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دیئے مگر ان کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ ان کو حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ١٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند ٢/ ٢٦، الحديث رقم: ٤٧٩٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٢٠، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٥٦٧، الحديث رقم: ٩٥٥.

١٤٩۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ** رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَدِّ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ كُلِّهَا غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ الْعَبَّاسُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْرَ مَا أَدْخُلُ أَنَا وَحْدِيْ وَ أَخْرُجُ؟ قَالَ مَا أُمِرْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَالِكَ فَسَدَّهَا كُلَّهَا غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ وَ رُبَّمَا مَرَّ وَ هُوَ جُنُبٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا صرف میرے آنے جانے کیلئے راستہ رکھنے کی اجازت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کا حکم نہیں سو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کروا دیئے اور بسا اوقات وہ حالت جنابت میں بھی مسجد سے گزر جاتے۔ اسے طبرانی نے ''المعجم الکبیر،، میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١٤٩: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٢/٢٤٦، الحديث رقم: ٢٠٣١، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/١١٥.

(١٦) بَابٌ فِي مَكَانَتِهِ رضی اللہ عنہ الْعِلْمِيَّةِ

﴿آپ رضی اللہ عنہ کا علمی مقام و مرتبہ﴾

١٥٠۔ **عَنْ عَلِيٍّ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

١٥١۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

'' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

الحديث رقم ١٥٠: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على، ٥/٦٣٧، الحديث رقم: ٣٧٢٣، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ٢/٦٣٤، الحديث رقم: ١٠٨١، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ١/٦٤.

الحديث رقم ١٥١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٣٧، الحديث رقم: ٤٦٣٧، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/٤٤، الحديث رقم: ١٠٦.

١٥٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو کوئی علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔ اس حدیث کو حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔‘‘

١٥٣۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَ اللهِ! مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَ أَيْنَ نَزَلَتْ وَ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّيْ وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَ لِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْم.

’’حضرت علی ﷺ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔ اسے ابو نعیم نے ’’حلیۃ الاولیاء‘‘ میں اور ابن سعد نے ’’الطبقات الکبریٰ‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

١٥٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيْهِ

الحديث رقم ١٥٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٣٨، الحديث رقم: ٤٦٣٩، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٦٥، الحديث رقم: ١١٠٦١، و الهيثمي في المجمع الزوائد، ٩/ ١١٤، و المناوي في فيض القدير، ٣/ ٤٦، و خطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/ ٣٤٨۔

الحديث رقم ١٥٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ٦٨، و ابن سعد في الطبقات الكبرىٰ، ٢/ ٣٣٨۔

الحديث رقم ١٥٤: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرىٰ، ٢/ ٣٣٨۔

أَنَّهُ قِيْلَ لِعَلِيٍّ: مَا لَكَ أَكْثَرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَدِيْثًا؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُهُ أَنْبَأَنِي، وَ إِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرىٰ.

’’حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے آپ کثرت سے احادیث روایت کرنے والے ہیں؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: کہ اس کی وجہ یہ ہے جب میں آپ ﷺ سے کوئی سوال کرتا تھا تو آپ ﷺ مجھے اس کا جواب ارشاد فرماتے تھے اور جب میں خاموش ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ مجھ سے بات شروع فرما دیتے تھے۔ اسے ابن سعد نے ’’الطبقات الکبریٰ‘‘ بیان کیا ہے۔‘‘

١٥٥۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُوْنِي عَنْ كِتَابِ اللهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَ قَدْ عَرَفْتُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ، فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرىٰ.

’’حضرت ابوطفیل ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: مجھ سے کتاب اللہ کے بارے سوال کرو پس بے شک کوئی بھی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ دن کو نازل ہوئی یا رات کو، پہاڑ میں نازل ہوئی یا میدان میں۔ اسے ابن سعد نے ’’الطبقات الکبریٰ‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٥٥: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرىٰ، ٢/ ٣٣٨۔

(۱۷) بَابٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه أَقْضَى الصَّحَابَةِ

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے﴾

١٥٦ـ **عَنْ عَلِيٍّ** قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَکَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَکَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْکَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَّتَبَيَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ. قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نوعمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی مجھے علم نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے دل کو ہدایت عطا کر دے گا اور تمہاری زبان اس پر قائم کر دے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی سنی تھی۔ یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلہ کو واضح کر دے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی بھی فیصلہ کرنے میں شک میں نہیں پڑا۔ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ١٥٦: أخرجه أبوداؤد في السنن، كتاب الأقضيه، باب كيف القضاء، ٣/ ٣٠١، الحديث رقم: ٣٥٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٨٣، الحديث رقم: ٦٣٦، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ١١٦، الحديث رقم: ٨٤١٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٨٦.

١٥٧ـ **عَنْ عَلِيٍّ** قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ! تَبْعَثُنِي وَ أَنَا شَابٌّ، أَقْضِي بَيْنَهُمْ. وَ لَا أَدْرِي مَا الْقَضَاءُ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ! اهْدِ قَلْبَهُ، وَ ثَبِّتْ لِسَانَهُ. قَالَ: فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھیج رہے ہیں کہ میں ان کی درمیان فیصلہ کروں حالانکہ میں نوجوان ہوں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ فیصلہ کیا ہے؟ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پہ مارا پھر فرمایا: اے اللہ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو حق پر قائم رکھ۔ فرمایا اس کے بعد میں نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی بھی شک نہیں کیا۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔“

١٥٨ـ **عَنْ عَبْدِ اللهِ** قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ.

الحديث رقم ١٥٧: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الأحكام، باب ذكر القضاة، ٢/ ٧٧٤، الحديث رقم: ٢٣١٠، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ١١٦، الحديث رقم: ٨٤١٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٦٥، الحديث رقم: ٣٢٠٦٨، و البزار في المسند، ٣/ ١٢٦، الحديث رقم: ٩١٢، و عبد بن حميد في المسند، ١/ ٦١، الحديث رقم: ٩٤، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٥٨٠، الحديث رقم: ٩٨٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/ ٣٣٧

الحديث رقم ١٥٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٥، الحديث رقم: ٤٦٥٦، و العسقلاني في فتح الباري، ٨/ ١٦٧، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/ ٣٣٨.

''حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اہل مدینہ میں سے سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے۔''

١٥٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا، وَ أُبَيٌّ أَقْرَأُنَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی ہم سب سے بہتر اور صائب فیصلہ فرمانے والے ہیں اور ابی بن کعب ہم سب سے بڑھ کر قاری ہیں۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے۔''

١٦٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہم میں سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والے علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسے ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں روایت کیا ہے۔''

١٦١. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَتَعَوَّذُ بِاللهِ مِنْ مُعْضِلَةٍ لَيْسَ فِيْهَا أَبُوْ حَسَنٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس نا قابل حل اور مشکل مسئلہ سے جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نہیں ہوتے تھے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اسے ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١٥٩: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/٣٤٥، الحديث رقم: ٥٣٢٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١١٣، الحديث رقم: ٢١١٢٣.

الحديث رقم ١٦٠: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٩.

الحديث رقم ١٦١: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٩.

(١٨) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَلنَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ

﴿فرمان نبوی ﷺ: علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے﴾

١٦٢. عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلنَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔''

١٦٣. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلنَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ١٦٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٥٢، الحديث رقم: ٤٦٨٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٧٦، الحديث رقم: ١٠٠٠٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٩، (و قال الهيثمي وثقه ابن حبان و قال مستقيم الحديث)، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/٢٩٤، الحديث رقم: ٦٨٦٥ (عن معاذ بن جبل)، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٥/٥٨.

الحديث رقم ١٦٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٥٢، الحديث رقم: ٤٦٨١، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/٢٩٤، الحديث رقم: ٦٨٦٦، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٢/١٨٣.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

١٦٤۔ **عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ** قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحِدُّ النَّظَرَ إِلَى عَلِيٍّ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

١٦٥۔ **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ، رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کا ذکر بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا ہے۔''

١٦٦۔ **عَنْ عَائِشَةَ** رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ

الحديث رقم ١٦٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/ ١٠٩، الحديث رقم: ٢٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٩.
الحديث رقم ١٦٥: أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/ ٢٤٤، الحديث رقم: ١٣٥١.
الحديث رقم ١٦٦: أخرجه ابن عسلكر فى تاريخه، ٤٢/ ٣٥٥، و الزمخشري في مختصر كتاب الموافقة: ١٤.

عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ! أَرَاكَ تُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھا کرتے۔ پس میں نے آپ سے پوچھا، اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ''تاریخ دمشق الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

١٦٧۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ''تاریخ دمشق الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

١٦٨۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن

الحديث رقم ١٦٧: أخرجه ابن عسلكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٢/ ٣٥١.
الحديث رقم ١٦٨: أخرجه ابن عسلكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٢/ ٣٥٢.

عساکر نے ''تاریخ دمشق الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

١٦٩۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ''تاریخ دمشق الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

١٧٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ''تاریخ دمشق الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

الحديث رقم ١٦٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٢ / ٣٥٣.
الحديث رقم ١٧٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٢ / ٣٥٣.

(١٩) بَابٌ فِي تَشَرُّفِهِ بِتَغْسِيْلِ النَّبِيِّ ﷺ.

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے غسل کے لئے آپ ؓ کا انتخاب﴾

١٧١۔ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ: اغْسِلْنِي يَا عَلِيُّ إِذَا مِتُّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا غَسَلْتُ مَيِّتًا قَطُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّكَ سَتُهَيَّأُ أَوْ تُيَسَّرُ، قَالَ عَلِيٌّ: فَغَسَلْتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت عبدالواحد بن ابی عون ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے اپنے اس مرض میں جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی فرمایا: اے علی جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل دینا تو آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے کبھی کسی میت کو غسل نہیں دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک عنقریب تو اس کے لئے تیار ہو جائے گا حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں پس میں نے آپ ﷺ کو غسل دیا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں بیان کیا ہے۔''

١٧٢۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: غَسَّلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ عَلِيٌّ يُغَسِّلُهُ وَيَقُوْلُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ مَيِّتًا وَحَيًّا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فضل بن عباس اور

الحديث رقم ١٧١: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٢٨٠.
الحديث رقم ١٧٢: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٢٧٧.

اسامہ بن زید ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جب حضرت علی ؓ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے تو کہتے تھے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ وصال فرما کر اور زندہ رہ کر دونوں حالتوں میں پاکیزہ تھے۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں بیان کیا ہے۔''

١٧٣۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ يَحْجُبَانِهِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دے رہے تھے اور حضرت فضل اور اسامہ نے آپ ﷺ پر پردہ کیا ہوا تھا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں بیان کیا ہے۔''

الحديث رقم ١٧٣: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٢٧٧.

(٢٠) بَابٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِإِسْتِشْهَادِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا آپ ؓ کو شہادت کی خبر دینا﴾

١٧٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ. فَتَحَرَّكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْكُنْ. حِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ وَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ؓ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت سعید بن زید ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء (پہاڑ) پرسکون رہو پس بے شک تجھ پر نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے (اور کوئی نہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پہاڑ پر حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١٧٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة و الزبير، ٤/١٨٨٠، الحديث رقم: ٢٤١٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٤١، الحديث رقم: ٦٩٨٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٨٧ الحديث رقم: ١٦٣٠، و الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٧٣، الحديث رقم: ٨٩٠، و أبويعلى في المسند، ٢/٢٥٩، الحديث رقم: ٩٧٠.

١٧٥۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيْقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الْعُشَيْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا أُنَاسًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يَعْمَلُوْنَ فِي عَيْنٍ لَهُمْ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُوْنَ؟ فَجِئْنَا هُمْ، فَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صَوْرٍ مِنَ النَّخْلِ فِي دَقْعَاءَ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا. فَوَاللهِ مَا أَهَبَّنَا إِلَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا أَبَا تُرَابٍ لِمَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ. قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أُحَيْمِرُ ثَمُوْدَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ (يَعْنِي قَرْنَهُ). حَتَّى تُبَلَّ مِنْهُ هَذِهِ. يَعْنِي لِحْيَتَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عمار بن یاسر ؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ ”ذات العشیرہ“ میں حضرت علی ؓ اور میں ایک دوسرے کے ساتھ تھے پس جب حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ آئے اور وہاں قیام فرمایا ہم نے بنو مدلج کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک کھجور تلے اپنے ایک چشمے میں کام کر رہے ہیں۔ حضرت علی ؓ نے مجھے فرمایا: اے ابا یقظان تمہاری کیا رائے ہے اگر ہم ان لوگوں کے پاس جائیں اور دیکھیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ پس ہم ان کے پاس آئے اور ان کے کام کو کچھ دیر تک دیکھا

الحديث رقم ١٧٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٦٣، (الحديث رقم: ١٨٣٢١)، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٥٣، الحديث رقم: ٨٥٣٨، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٥١، الحديث رقم: ٤٦٧٩.

پھر ہمیں نیند آنے لگی تو میں اور حضرت علی ؓ وہاں سے چلے اور کھجوروں کے درمیان مٹی پر ہی لیٹ کر سو گئے۔ پس اللہ کی قسم ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی نے نہ جگایا۔ آپ ﷺ نے ہمیں اپنے مبارک قدموں کے مس سے جگایا۔ جبکہ ہم خوب خاک آلود ہو چکے تھے پس اس دن حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: اے ابوتراب! اور یہ آپ ﷺ نے آپ ؓ کے جسم پر مٹی کو دیکھ کر فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دو بدبخت ترین آدمیوں کے بارے نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پہلا شخص قوم ثمود کا احیمر تھا جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں اور دوسرا شخص وہ ہے جو اے علی تمہارے سر پر وار کرے گا۔ یہاں تک کہ (خون سے یہ) داڑھی تر ہو جائے گی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے مسند میں اور امام نسائی نے ”السنن الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

١٧٦۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ، سَمِعْتُ عَلِيًّا ؓ يَقُوْلُ: لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، فَمَا يَنْتَظِرُ بِيَ الْأَشْقَى؟ قَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأَخْبِرْنَا بِهِ نُبِيْرُ عِتْرَتَهُ، قَالَ: إِذًا تَاللهِ تَقْتُلُوْنَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي، قَالُوْا: فَاسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا، قَالَ: لَا وَلَكِنْ أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، قَالُوْا: فَمَا تَقُوْلُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ؟ قَالَ: أَقُوْلُ: اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ مَا بَدَا لَكَ، ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ١٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٣٠، الحديث رقم: ١٠٧٨، وأبويعلى في المسند، ١/٤٤٣، الحديث رقم: ٥٩٠، و ابن ابي شيبة في المصنف، ٧/٤٤٤، الحديث رقم: ٣٧٠٩٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣٧.

''حضرت عبداللہ بن سبع ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ داڑھی سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی اور اس کا انتظار ایک بدبخت کر رہا ہے لوگوں نے کہا اے امیرالمومنین ہمیں اس کے بارے میں خبر دیجئے ہم اس کی نسل کو تباہ کر دیں گے آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم سوائے میرے قاتل کے کسی کو قتل نہیں کرو گے۔ انہوں نے کہا ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں اسی چیز کی طرف چھوڑتا ہوں جس کی طرف تمہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے چھوڑا (یعنی باہمی مشاورت) انہوں نے کہا آپ اپنے رب سے کیا کہیں گے جب آپ اس کے پاس جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: میں کہوں گا ''اے اللہ تو نے جتنا عرصہ چاہا مجھے ان میں باقی رکھا پھر تو نے مجھے اپنے پاس بلا لیا لیکن تو ان میں باقی ہے اگر تو چاہے تو ان کی اصلاح فرما دے اور اگر تو چاہے تو ان میں بگاڑ پیدا کر دے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

۱۷۷۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبُعٍ** قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ ﷺ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللهِ لَنُبِيْرَنَّ عِتْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوْا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذٰلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذًا، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ أَكِلُكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی

الحديث رقم ۱۷۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۱۵٦، الحديث رقم: ۱۳٤۰، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/ ۲۱۳، الحديث رقم: ۵۹۵، و البزار في المسند، ۳/ ۹۲، الحديث رقم: ۸۷۱.

عطا فرمائی یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا پس آپ ہمیں بتا دیں وہ کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ یہ جانتے ہیں تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

۱۷۸۔ **عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ** قَالَ: دَعَا عَلِيٌّ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجَمٍ الْمُرَادِيُّ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: مَا يَحْبِسُ أَشْقَاهَا؟ لَتُخْضَبَنَّ. أَوْ لَتُصْبَغَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ رَأْسِهِ، ثُمَّ تَمَثَّلَ بِهَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ.

اُشْدُدْ حَيَازِيمَكَ لِلْمَوْتِ
فَإِنَّ الْمَوْتَ آتِيكَ
وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْقَتْلِ
إِذَا حَلَّ بِوَادِيكَا

وَاللهِ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت ابوطفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی

الحديث رقم ۱۷۸: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/ ۳۳، ۳٤.

دعوت دی تو عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی بھی آیا پس آپ ؓ نے دو دفعہ اس کو واپس بھیج دیا، جب وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ ؓ نے فرمایا: اس بدبخت کو کون روکے گا؟ پھر فرمایا: ضرور بالضرور اس (داڑھی کو) خضاب کیا جائے گا یا خون سے رنگا جائے گا یعنی سر کے خون سے میری داڑھی سرخ ہوگی پھر آپ نے یہ دو شعر پڑھے۔''

تو موت کے لئے کمر بستہ ہو
بے شک موت تجھے آنے والی ہے
اور قتل سے خوفزدہ نہ ہو
جب وہ تیری وادی میں اتر آئے

''خدا کی قسم یہ حضور نبی اُمّی ﷺ کا میرے ساتھ عہد ہے، اسے ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں روایت کیا ہے۔''

(۲۱) بَابٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ ؓ

﴿آپ ؓ کی جامع صفات کا بیان﴾

۱۷۹۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ** قال: فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَ أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

۱۸۰۔ **عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ**، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی

الحديث رقم ۱۷۹: أخرجه أحمد في المسند، ۵/ ۲۶، و الطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/ ۲۲۹، و حسام الدين الهندي في كنز العمال، الحديث رقم: ۳۲۹۲۴، ۳۲۹۲۵، و السيوطي في جمع الجوامع، الحديث رقم: ۴۲۷۳، ۴۲۷۴.

الحديث رقم ۱۸۰: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۵/۱۳۵، الحديث رقم: ۴۸۸۰، و الصغير، ۱/۲۵۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۳۴.

اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (اکٹھے) آئیں گے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

۱۸۱۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ**، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى، وَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور علی ایک ہی نسب سے ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

۱۸۲۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: السُّبَّقُ ثَلَاثَةٌ: السَّابِقُ إِلَى مُوْسَى، يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ وَ السَّابِقُ إِلَى عِيْسَى، صَاحِبُ يَاسِيْنَ، وَ السَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

الحديث رقم ۱۸۱: أخرجه الطبراني فی المعجم الأوسط، ٤/٢٦٣، الحديث رقم: ١٦٥١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٠، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/٣٠٣، الحديث رقم: ٦٨٨٨.

الحديث رقم ۱۸۲: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ١١/٩٣، الحديث رقم: ١١١٥٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢.

طرف (ان پر ایمان لاکر) سبقت لیجانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سبقت لیجانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

۱۸۳۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَ دَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

۱۸٤۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَكِيْمٍ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے علی کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی

الحديث رقم ۱۸۳: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ١٢/١٨، الحديث رقم: ١٢٣٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١١.

الحديث رقم ۱۸٤: أخرجه الطبراني فی المعجم الصغير، ٢/٨٨.

مآخذ و مراجع

۱۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۳۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۴۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۵۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۶۔ **ابن حیان**، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حبان ابو محمد انصای (۲۷۴ھ۔۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثین باصبہان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسہ الرسالہ ۱۴۱۲ھ۔۱۹۹۲

۷۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۸۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۹۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۱۰۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۱۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۲۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایہ و النہایہ**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۳۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۴۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الایمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۵۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/۸۲۸ء)۔ **السیرۃ النبویہ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۱۶۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۷۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۸۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار

الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۹۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۲۰۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: ادارۃ العلوم و الاثریہ، ۱۴۰۷ھ۔

۲۱۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۲۲۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۲۳۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الادب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۲۴۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۲۵۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۶۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۲۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الایمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۹۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/

۸۲۵ـ۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۳۰۔ **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰ـ۲۷۹ھ/ ۸۲۵ـ۸۹۲ء)۔ **الشمائل المحمدیہ**۔ ملتان، پاکستان: فاروقی کتب خانہ۔

۳۱۔ **حاکم**، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد (۳۲۱ـ۴۰۵ھ/۹۳۳ـ۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۳۲۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۳۳۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴ـ۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ

۳۴۔ **حمیدی**، ابوبکر عبداللہ بن زبیر (م۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۳۵۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲ـ۴۶۳ھ/۱۰۰۲ـ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۶۔ **خطیب تبریزی**، محمد بن عبداللہ۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الفکر، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۳۷۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶ـ۳۸۵ھ/۹۱۸ـ۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۳۸۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱ـ۲۵۵ھ/ ۷۹۷ـ۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۹۔ **دیلمی**، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵ـ۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳ـ۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۴۰۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳ـ۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۴۱۔ **رویانی**، ابوبکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۴۲۔ **زمخشری**، امام جاراللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی الزمخشری (۴۶۷ـ۵۳۸ھ)۔ **مختصر کتاب الموافقہ بین اہل البیت والصحابہ**، بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۳۔ **سعید بن منصور** (م ۲۲۷ھ)۔ **السنن** (مجلدات: ۵)۔ ریاض، سعودی عرب، ۲۰۰۰ء۔ محقق: سعد بن عبد اللہ۔

۴۴۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹ـ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵ـ۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبریٰ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۴۵۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹ـ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵ـ۱۵۰۵ء)۔ **تاریخ الخلفاء**۔ بیروت، لبنان دار الکتاب العربی، ۱۴۲۰ھ۔۱۹۹۹ء۔

۴۶۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۴۷۔ **شافعی**، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰ـ۲۰۴ھ/ ۷۶۷ـ۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۴۸۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶ـ۲۸۷ھ/۸۲۲ـ۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۴۹۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰ـ۳۶۰ھ/۸۷۳ـ۹۷۱ء)۔

المعجم الاوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۵۰۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**، بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۵۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**، موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۵۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۵۳۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الامم والملوک**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۵۴۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۵۵۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۵۶۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۵۷۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر کسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۵۸۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الالباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۵۹۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱۔۱۴۵۱ء)۔ **عمدۃ القاری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر،

۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۶۰۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ۴۵۴ھ/ ۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشہاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۶۱۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ**۔ بیروت، لبنان: دار العربیہ، ۱۴۰۳ھ۔

۶۲۔ **مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الاحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۳۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء) **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۶۴۔ **محب طبری**، ابوجعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۶۵۔ **محب طبری**، ابوجعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ**، جدہ سعودی عرب، مکتبۃ الصحابہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۶۶۔ مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۶۷۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصور سعدی حنبلی (م ۵۶۹۔۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **الاحادیث المختارہ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۶۸۔ **مناوی،** عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۶۹۔ **منذری،** ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترھیب**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۷۰۔ **نسائی،** ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔

۷۱۔ **نسائی،** ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۷۲۔ **نیشاپوری** أبو سعید عبد الملک بن أبي عثمان محمد بن إبراھیم النیشاپوری (م ۴۰۶ھ) **کتاب شرف المصطفٰی** بیروت، لبنان: دارالبشائر، ۲۰۰۳ھ/۱۴۲۴ء

۷۳۔ **ہبۃ اللہ،** ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن الحسن الطبری اللالکائی، **کرامات الأولیاء**، الریاض، سعودی عرب، دارالطیبہ، ۱۴۱۲ھ

۷۴۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۷۵۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلٰی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معرکہ آراء تصانیف ﴿اپریل 2005ء تک﴾

A. قرآنیات

01. عرفان القرآن (ترجمہ پارہ 1 تا 20، 29، 30)
02. عرفان القرآن (ترجمہ پارہ 1 تا 15 مجلد)
03. تفسیر منہاج القرآن (سورۃ الفاتحہ، جزو اوّل)
04. تفسیر منہاج القرآن (سورۃ البقرہ)
05. حکمتِ اِستعاذہ
06. تسمیۃُ القرآن
07. معارِفُ الکوثر
08. فلسفۂ تسمیہ
09. معارفِ اسمِ اللہ
10. مَناھِجُ العرفان فی لفظِ القرآن
11. لفظِ ربّ العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق
12. صفتِ رحمت کی شانِ اِمتیاز
13. أسمائے سورۂ فاتحہ
14. سورۂ فاتحہ اور تصورِ ہدایت
15. أسلوبِ سورۂ فاتحہ اور نظامِ فکر و عمل
16. سورۂ فاتحہ اور تعلیماتِ طریقت
17. سورۂ فاتحہ اور إنسانی زندگی کا اِعتقادی پہلو
18. شانِ اَوّلیت اور سورۂ فاتحہ
19. سورۂ فاتحہ اور حیاتِ إنسانی کا عملی پہلو (تصورِ عبادت)
20. سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت
21. فطرت کا قرآنی تصوّر
22. لا إکراہ فی الدین کا قرآنی فلسفہ
23. ''کنز الایمان'' کی فنی حیثیت

B. الحدیث

24. الأربعین فی فضائلِ النبی الأمین ﷺ
25. الأربعین بُشریٰ للمؤمنین فی شفاعۃِ سیدِ المرسلین ﷺ
26. السیف الجلی علٰی منکر ولایۃ علی علیہ السلام
27. القول المعتبر فی الإمام المنتظر علیہ السلام
28. الأربعین: الدرۃ البیضاء فی مناقب فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیہا
29. الأربعین: مرج البحرین فی مناقب الحسنین علیہما السلام
30. الأربعین: القول الوثیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ عنہ
31. الکنز الثمین فی فضیلۃ الذکر و الذاکرین
32. البدر التمام فی الصلوٰۃ علٰی صاحبِ الدُّنُوّ و المقام ﷺ
33. المِنْھَاجُ السَّوِيُّ
34. كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِب

C. إیمانیات

35. أرکانِ إیمان
36. إیمان اور إسلام
37. شہادتِ توحید
38. حقیقتِ توحید و رسالت
39. إیمان بالرسالت
40. إیمان بالکتب
41. إیمان بالقدر

42. ایمان بالآخرت
43. مومن کون ہے؟
44. منافقت اور اُس کی علامات

D. اِعتقادیات

45. عقیدۂ توحید اور حقیقتِ شرک
46. تصورِ بدعت اور اُس کی شرعی حیثیت
47. حیاۃ النبی ﷺ
48. مسئلہ اِستغاثہ اور اُس کی شرعی حیثیت
49. تصورِ اِستعانت
50. عقیدۂ توسل
51. عقیدۂ شفاعت
52. عقیدۂ علمِ غیب
53. شہرِ مدینہ اور زیارتِ رسول ﷺ
54. اِیصالِ ثواب اور اُس کی شرعی حیثیت
55. خوابوں اور بشارات پر اِعتراضات کا علمی محاکمہ
56. تثلیث کیا ہے؟
57. منہاجُ العقائد
58. ایمان
59. اِحسان
60. البِدْعَة عِنْدَ الْأَئِمَّة وَ الْمُحَدِّثِيْن

E. سیرت و فضائلِ نبوی ﷺ

61. مقدمہ سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد اوّل)
62. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دُوم)
63. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد سوم)
64. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد چہارم)
65. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد پنجم)
66. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ششم)
67. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)
68. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہشتم)
69. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد نہم)
70. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دہم)
71. سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی فیضان
72. سیرتِ نبوی ﷺ کی تاریخی اہمیت
73. سیرتِ نبوی ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اہمیت
74. قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا نظریاتی و اِنقلابی فلسفہ
75. قرآن اور شمائلِ نبوی ﷺ
76. نورِ محمدی: خلقت سے ولادت تک (میلاد نامہ)
77. میلاد النبی ﷺ
78. تاریخِ مولدُ النبی ﷺ
79. مولدُ النبی ﷺ عند الأئمة و المحدثين
80. فلسفۂ معراجُ النبی ﷺ
81. حسنِ سراپائے رسول ﷺ
82. اَسمائے مصطفیٰ ﷺ
83. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ
84. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ
85. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ
86. معارف الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ
87. تحفة السرور في تفسير آية نور
88. نور الأبصار بذكر النبي المختار ﷺ
89. تذکارِ رسالت
90. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلند ترین حقیقت)
91. فضیلتِ درود و سلام
92. ایمان کا مرکز و محور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)
93. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اَہم ضرورت
94. عشقِ رسول ﷺ: اِستحکامِ اِیمان کا واحد ذریعہ
95. غلامیٔ رسول: حقیقی تقویٰ کی اَساس
96. تحفظِ ناموسِ رسالت
97. اَسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ

F. ختمِ نبوت

98. مناظرۂ ڈنمارک
99. عقیدۂ ختمِ نبوت اور فتنۂ قادیانیت
100. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی
101. مرزائے قادیان اور تشریعی نبوت کا دعویٰ
102. مرزائے قادیان کی دماغی کیفیت
103. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد موقف

G. عبادات

104. اَرکانِ اِسلام
105. فلسفۂ نماز
106. آدابِ نماز
107. نماز اور فلسفۂ اِجتماعیت
108. نماز کا فلسفۂ معراج
109. فلسفۂ صوم
110. فلسفہ و اَحکامِ حج

H. فقہیات

111. نص اور تعبیرِ نص
112. تحقیقِ مسائل کا شرعی اُسلوب
113. اِجتہاد اور اُس کا دائرۂ کار
114. عصرِ حاضر اور فلسفۂ اِجتہاد
115. تاریخِ فقہ میں ہدایہ اور صاحبِ ہدایہ کا مقام
116. الحکم الشرعی
117. منہاجِ شریعت

I. رُوحانیات

118. اِطاعتِ الٰہی
119. ذکرِ الٰہی
120. محبتِ الٰہی
121. خشیتِ الٰہی اور اُس کے تقاضے
122. حقیقتِ تصوّف (جلد اوّل)
123. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد اوّل)
124. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد دُوم)
125. سلوک و تصوف کا عملی دستور
126. اَخلاقُ الانبیاء
127. تذکرے اور صحبتیں
128. حسنِ اَعمال
129. حسنِ اَحوال
130. حسنِ اَخلاق
131. صفائے قلب و باطن
132. فسادِ قلب اور اُس کا علاج
133. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے
134. ہر شخص اپنے نشۂ عمل میں گرفتار ہے
135. ہمارا اَصلی وطن
136. تربیت کا قرآنی منہاج
137. جرم، توبہ اور اِصلاحِ اَحوال

138. طبقاتُ العباد

139. حقیقتِ اِعتکاف

J. أوراد و وظائف

140. الفیوضات المحمدیة ﷺ

141. الأذکار الإلٰـهیة

142. دلائل البرکات فی التحیات و الصلوٰت

143. مناجاتِ اِمام زینُ العابدین علیہ السلام

K. علمیات

144. اِسلام کا تصورِ علم

145. علم ..... توجیہی یا تخلیقی

146. دینی اور لادینی علوم کے اِصلاح طلب پہلو

147. تعلیمی مسائل پر انٹرویو

L. اِقتصادیات

148. معاشی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل

149. بلاسود بنکاری کا عبوری خاکہ

150. بلاسود بنکاری اور اِسلامی معیشت

151. بجلی مہنگی کیوں؟ IPPs کا معاملہ کیا ہے؟

M. جہادیات

152. حقیقتِ جہاد

153. جہاد بالمال

154. فلسفۂ شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام

155. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (حقائق و واقعات)

156. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام: ایک پیغام

157. ذبحِ عظیم (ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ حسین علیہ السلام تک)

N. فکریات

158. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد اول)

159. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد دوم)

160. اِسلامی فلسفۂ زندگی

161. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

162. منہاجُ الافکار (جلد اوّل)

163. منہاجُ الافکار (جلد دُوم)

164. منہاجُ الافکار (جلد سوم)

165. ہمارا دینی زوال اور اُسکے تدارک کا سہ جہتی منہاج

166. اِیمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اُس کا تدارک

167. دورِ حاضر میں طاغوتی یلغار کے چار محاذ

168. خدمتِ دین کی توفیق

169. قرآنی فلسفۂ تبلیغ

170. اِسلام کا تصورِ اِعتدال و توازُن

171. نوجوان نسل دین سے دُور کیوں؟

172. تعلیماتِ اِسلام

173. تحریکِ منہاج القرآن: ''اَفکار و ہدایات''

174. تحریکِ منہاج القرآن: انٹرویوز کی روشنی میں

175. تحریکِ منہاج القرآن کی اِنقلابی فکر

176. روایتی سیاست یا مصطفوی اِنقلاب ..... !

177. اِجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر

178. اَہم انٹرویو

O. اِنقلابیات

179. نظامِ مصطفیٰ (ایک اِنقلاب آفریں پیغام)

180. حصولِ مقصد کی جدّ و جہد اور نتیجہ خیزی

181. پیغمبرانہ جد و جہد اور اُس کے نتائج

182. پیغمبرِ اِنقلاب اور صحیفۂ اِنقلاب

183. قرآنی فلسفۂ عروج و زوال

184. باطل قوتوں کو کھلا چیلنج

185. سفرِ اِنقلاب

186. مصطفوی اِنقلاب میں طلبہ کا کردار

187. سیرتُ النبی ﷺ اور اِنقلابی جدّ و جہد

188. مقصدِ بعثتِ انبیاء علیہم السلام

P. سیاسیات

189. سیاسی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل

190. تصورِ دین اور حیاتِ نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو

191. نیو ورلڈ آرڈر اور عالمِ اِسلام

192. آئندہ سیاسی پروگرام

Q. قانونیات

193. میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ

194. اِسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات

195. اِسلامی اور مغربی تصورِ قانون کا تقابلی جائزہ

196. اِسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور

R. شخصیات

197. پیکرِ عشقِ رسول: سیدنا صدیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ

198. فضائل و مراتبِ سیدنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ

199. حبِّ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

200. سیرتِ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

201. سیرتِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

202. سیرتِ سیدۂ عالم فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

203. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فلسفۂ خودی

204. حضرت مولانا شاہ اَحمد رضا خاں (بریلوی) کا علمی نظم

205. اِقبالؒ کا خواب اور آج کا پاکستان

206. اِقبالؒ اور پیغامِ عشقِ رسول ﷺ

207. اِقبال اور تصورِ عشق

208. اِقبال کا مردِ مومن

S. اِسلام اور سائنس

209. اِسلام اور جدید سائنس

210. تخلیقِ کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)

211. اِنسان اور کائنات کی تخلیق و اِرتقاء

212. اَمراضِ قلب سے بچاؤ کی تدابیر

213. شانِ اَولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

T. عصریات

214. اِسلام میں اِنسانی حقوق

215. حقوقِ والدین

216. اِسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

217. عصرِ حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری

U. عربی کتب

218. معهد منهاج القرآن

219. التصوّر الإسلامی لطبیعةِ البشریة

220. نهجُ التربیةِ الإجتماعیة فی القرآن الکریم

221. التصوّر التشریعی للحکم الإسلامی

222. فلسفةُ الإجتهاد و العالم المعاصر

223. الجریمة فی الفقهِ الإسلامی

224. منهاجُ الخطبات للعیدینِ و الجمعات

225. قواعدُ الإقتصادِ فی الإسلام

226. الإقتصاد الأربوی و نظام المصر فی الإسلام

V. انگریزی کتب

227. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an, Part 1)
228. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1
229. The Ghadir Declaration
230. The Awaited Imam
231. Creation of Man
232. Islamic Penal System and its Philosophy
233. Beseeching for Help (*Istighathah*)
234. Islamic Concept of Intermediation (*Tawassul*)
235. Real Islamic Faith and the Prophet's Stature
236. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)
237. Spiritualism and Magnetism
238. Islam on Prevention of Heart Diseases
239. Islamic Philosophy of Human Life
240. Islam in Various Perspectives
241. Islam and Christianity
242. Islam and Criminality
243. Qur'anic Concept of Human Guidance
244. Islamic Concept of Human Nature
245. Divine Pleasure
246. Qur'anic Philosophy of Benevolence (*Ihsan*)
247. Islam and Freedom of Human Will
248. Islamic Concept of Law
249. Philosophy of Ijtihad and the Modern World
250. Qur'anic Basis of Constitutional Theory
251. Islam - The State Religion
252. Legal Character of Islamic Punishments
253. Legal Structure of Islamic Punishments
254. Classification of Islamic Punishments
255. Islamic Philosophy of Punishments
256. Islamic Concept of Crime
257. Qur'an on Creation and Expansion of the Universe
258. Creation and Evolution of the Universe
259. Virtues of Sayyedah Fatimah (سلام اللہ علیہا)

Received
with Thanks from
Brother Hasan Sajjad.
Electronic Copy made
for our children +
Momineen living abroad.
S. Nazar Abbas
22.7.2009

225. قواعدُ الإقتصاد فی الإسلام

226. الإقتصاد الأربوی و نظام المصر فی الإسلام

V. انگریزی کتب

227. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an, Part 1)
228. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1
229. The Ghadir Declaration
230. The Awaited Imam
231. Creation of Man
232. Islamic Penal System and its Philosophy
233. Beseeching for Help (*Istighathah*)
234. Islamic Concept of Intermediation (*Tawassul*)
235. Real Islamic Faith and the Prophet's Stature
236. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)
237. Spiritualism and Magnetism
238. Islam on Prevention of Heart Diseases
239. Islamic Philosophy of Human Life
240. Islam in Various Perspectives
241. Islam and Christianity
242. Islam and Criminality
243. Qur'anic Concept of Human Guidance
244. Islamic Concept of Human Nature
245. Divine Pleasure
246. Qur'anic Philosophy of Benevolence (*Ihsan*)
247. Islam and Freedom of Human Will
248. Islamic Concept of Law
249. Philosophy of Ijtihad and the Modern World
250. Qur'anic Basis of Constitutional Theory
251. Islam - The State Religion
252. Legal Character of Islamic Punishments
253. Legal Structure of Islamic Punishments
254. Classification of Islamic Punishments
255. Islamic Philosophy of Punishments
256. Islamic Concept of Crime
257. Qur'an on Creation and Expansion of the Universe
258. Creation and Evolution of the Universe
259. Virtues of Sayyedah Fatimah (سلام اللہ علیہا)

Received
with Thanks from
Brother Hasan Sajjad.
Electronic Copy made
for our children +
Momineen living abroad.
S. Nazar Abbas
22.7.2009